نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۴۱ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے۔ | سنہ ۱۹۱۳ء | نمبر ۱۳

نئی کتابیں

ہندمیں سنڈے سکول (من تصنیف ایڈورڈ اے اینٹ صاحب۔ رومن اُردو صفحہ ۱۲۰ یہہ کتاب ہراک سنڈے سکول سپرنٹنڈنٹ اوراُستاد کے واسطے ایک خاص قاعدہ ہو۔ عوام کے پڑھنے کے لیے پرتاثیر بچوں کوتعلیم دینے میں بڑامفید آلہ قیمت ۴؍ و ۶ و ۱۰؍

صحت جسمی (من تصنیف قاضی میرمحمد کونہی۔ فارسی اُردو قیمت ۴؍ صفحہ ۶۲ یہہ نہایت مفید کتاب جو ہرایک خاندان کے ساتھ رہنی چاہیے ✤

انجیل برنباس (من تصنیف عبدالاحد از کانڑہ۔ کئی سال ہوئے کہ مشہورجعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصہ تک غائب ہوگئی پادری ہنگیس صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی۔ اس کتاب کے حالات اس چھوٹے سے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں۔ قیمت ۲؍ ✤

مسیح کی تعلیم (من تصنیف ڈاکٹر جے ڈبلیو۔ رابرٹن صاحب۔ جسکو ڈاکٹر ڈبلیو۔ ہنٹلی صاحب نے ترجمہ کیا۔ فارسی۔ اُردو۔ اور رومن بھی چھاپی گئی۔ قیمت ۴؍ اُردو ۸؍۔ اور ۱۲؍ یہہ کتاب نہایت ضروری۔ ہرایک مسیحی کو چاہیے کہ اس کا مطالعہ کرے مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہو ✤

خاندانی فرائض (۱۲۰ صفحے۔ قیمت اُردو ۴؍ - ۸؍ و ۱۲؍ رومن ۸؍ اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں۔ تو زندگی کی خوشی اور مبارک بادی بہت ترقی پذیر ہوجاویگی ✤

آخری بات کی ہدایت اس مضمون پرکہ ہرایک آدمی اپنے گھر یعنی سلائش کا گھر رکھے اور کس طرح پاوے؟ کتاب کی قیمت صد ٹکی قیمتی ہے ✤

ویدک شائستگی۔ قیمت رومن اُردو ۸؍ ✤

ویدونکی اصل۔ فارسی اُردو قیمت ۱؍ ✤

ذات وچار۔ فارسی اُردو قیمت ۲؍ ✤

جنرل گارفیلڈ صاحب کی سوانح عمری فارسی اُردو ۳؍ ✤

دائی گری (من تصنیف ڈاکٹر ایڈتھ براؤن صاحبہ ساکن لودیانہ۔ رومن اُردو ۳؍ فارسی اُردو ۳؍ ✤

یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال کی جاتی ہے۔ ہرایک گھر میں اس کی ضرورت محسوس ہوتی ہے اس لئے ہرایک خاندان میں اس کی ایک جلد ہونی چاہیے ✤

ہدائت تیمارداران (یہہ کتاب اس نیت سے تصنیف کیگئی کہ ہسپتال کے ملازموں کے لئے مدد دی جاوے۔ لہذا وہ ہرایک ہسپتال اور میڈیکل سکول کیلئے سندی کتاب ہے۔ ہرایک گھرانے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں۔ رومن اُردو قیمت ۱۲؍ یہہ کتاب دوبارہ چھپ رہی ہے امید ہے کہ بہت جلد چھپ کر تیار ہوجائیگی

یہہ گورمکھی ٹریکٹ ۲؍ فی سینکڑہ کے حساب سے فروخت کئے جاتے ہیں:-

۱۔ انجیل سنگھ نمبردار۔ ۲۔ امبادی نوکری۔ ۳۔ سدیک جیون ۴۔ میں سدا پھرداہاں۔ ۵۔ پھرکی۔ ۶۔ ایک کُتّی دی کتھا۔ ۷۔ سیونک کھاگئی ✤ ۸۔ ذات ورن۔

دیگر کتابیں

ابن حور اُردو ۸؍ ✤ شعاع نور حصہ اول و دوئم ۵؍ ✤

رابنسن کروسو ۱۲؍ ✤ طیطس رفیق صلیب ۸؍ ✤

طلائی شمعدان ۴؍ ✤ تحقیق الاسلام حصہ اول ۲؍

مارکوپولو کا سفرنامہ ۸؍ ✤ مسلمانوں میں منادی کرنیکا طریقہ انگریزی ۲؍

روح سے معمور زندگی ۳؍ ✤ القاب مسیح ۴؍ ✤

طریق دعا ۴؍ ✤ روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ خیالات ۴؍

بائبل کس طرح پڑھنی چاہیے ۴؍

پنجاب کا جغرافیہ بزبان پنجابی۔ گورمکھی حروف۔ ایم۔ بوٹا شاہ کے اُردو کا ترجمہ ہے۔ مجلد بورڈ ۴؍ ✤



فہرست مضامین

نور افشاں

لودیانہ۔ جمعہ۔ ۲۸ مارچ ۱۹۱۳ء

گلدستہ اخبار

اب سفرگیٹ لوگوں نے بڑے بڑے لوگوں کو دق کرنے کی یہ ترکیب نکالی ہے کہ اُن کے نام پر بلا ٹکٹ چٹھی بھیجتے ہیں اور اس میں ایک دو ہی رکھ دیتی ہیں۔ اور جو لوگ ان چٹھیوں کو لیتے ہیں اُنکو ہرجانہ دینا پڑتا ہے۔

قسطنطنیہ سے خبر آئی ہے کہ جو بلگیرین لوگوں نے اب صلح کرنے کی نسبت زیادہ باتیں پیش کی ہیں ان باتوں کو ترکی گورنمنٹ نہیں مانے گی۔ اور نہ بلگیرین لوگوں کو پورا استحقاق دے گی۔

حضور بیگم بھوپال نے لاہور کے مختلف گرو سکولوں کو ۳۵۰۰ روپیہ مرحمت فرمایا ہے۔

حضور نظام نے حیدرآباد دکن کی انجمنِ ہلالِ سرخ کو ۱۵ ہزار روپیہ مجروح ترکوں کی مدد کے لئے ہے۔

کلکتہ میں جو خطوط بم سے اڑنے والے پکڑے گئے۔ اُن کے خوفناک خطرہ تصدیق کیا گیا ہے۔

سٹیشن دومدم کے متصل شرک ریلوے پر کارتوس پائے گئے جن سے ٹرین کے اڑانے کی کوشش تھی۔

کلکتہ میں سازش بم علی پور کا سامان جلاتے تھے بچنے کے حادثہ سے ایک درجن آدمی مجروح ہوئے

شاہ یونان سلونیکا میں ایک پاگل یونانی کے ہاتھوں قتل ہوئے۔ ہمارے شہنشاہ معظم کے ماموں تھے۔ قاتل پکڑا گیا۔ وہ سوشلسٹ ہے۔ بادشاہ بازار میں پیدل چلتے تھے۔ اور دل نہیں تھی۔

پرنس کانسٹانٹائن، ڈیوک سپارٹا، ولی عہد تھے۔ وہ بادشاہ کئے گئے عمر ۴۴ برس کی ہے۔

مقتول شاہ یونان شاہ ڈنمارک کے بڑے بیٹے تھے۔ وہ ۱۸۶۳ء میں مسند نشین ہوئے۔ ۵۰ سال حکومت کی۔

محاصرہ سقوطری کی مدد کے لئے اور دس ہزار سرو ین فوج ۵۰ توپیں بیکر روانہ ہو رہی ہے۔

سینٹ پیٹرسبرگ کی خبر کہ روسی اخبار لکھتے ہیں روس چین میں لڑائی ہونیوالی ہے۔

حضور پرنس آف ویلز نے برٹش فوج بحری میں درجہ لفٹننٹ پر ترقی پائی ہے۔ تربیت بخوبی حاصل کی ہے۔

برلن میں ہوائی جہاز میں اُڑ کر آسمان سے مشین توپ کے ۵۰۰ فیر کئے نشانہ ٹھیک تھا۔

صوفیہ سے تار آیا ہے کہ یوروپ کی سلطنتوں کو جنہوں نے بلگیریا کو صلح کرنے کے لئے لکھا تھا۔ ذیل کا جواب بھیجا گیا ہے
(۱) ترکی لوگ کل ملک، رودوسٹو اور کارپیاترا کے مغرب کو چھوڑ دیں۔ اس میں گیلی پولی آن کو نہ چھوڑنا پڑے گا لیکن ایڈریانوپل اور سقوطری بلگیرین لوگ پائینگے۔
(۲) آگینن سمندر کے کل جزیرے ترکی لوگ چھوڑ دیں۔
(۳) جزیرہ کریٹ یونانیوں کو دیدیا جاوے۔
(۴) ترکیوں سے لڑائی کے خرچ کا معاوضہ دیا جاوے۔ اور سوداگروں وغیرہ کا خرچ بھی۔
(۵) بلگیرین لوگ آئیندہ کو تجارتی اور مذہبی معاملات میں ترکستان میں پورے استحقاق پاویں۔
(۶) لڑائی جاری رہے جبتک صلح نہ ہووے۔

آئی۔ سی۔ ایم میں مذکور ہے۔ کہ سوہائی مدراس میں ۵ ہزار غیر مسیحیوں کے پیچھے صرف ایک مسیحی کارگزار ہے۔

ایک مسٹر دانیل ملٹن صاحب نے سرکاری ملازمت کو حال ہی میں ترک کر کے سکندرا ڈسٹرکٹ آگرہ میں مشن کی خدمت اختیار کی ہے۔ شاباش۔

الہ آباد ٹریکٹ سوسائٹی کے نائب سکرٹر مسٹر این کے مکرجی صاحب نے تین روپیہ ماہواری کا وظیفہ کسی خاص طالبعلم کے بخشتا ہے۔

ایک ہندوستانی مسیحی بنام شری رام گوپال ایم۔ اے متوطن لاہور پنجاب ریاست کشمیر کے ڈائرکٹر اف اگریکلچر مقرر ہوئے ہیں

لکھنؤ ڈپٹر سیمن کالجیٹ ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر پادری جے۔ آر۔ چیبر صاحب لکھنؤ گسیاری منڈی کلیسیا کے پاسبان مقرر ہوئے ہیں۔ مبارک۔

اخبار کی بہار

ملک معظم مرحوم و مغفور کے پنجاب میموریل لاہور کا چندہ ۴½ ۱ لاکھ تک وصول کیا گیا ہے۔

سر کھنڈیو رپٹیالہ نے اپنے ولیعہد کی خوشی میں ۳۸۵۰۰ روپیہ تعلیمی چندوں میں دیا ہے۔

ٹمپرنس سوسائٹی امرت سر نے بھی ایک ہزار روپیہ باقی خالصہ سکولوں اور گرلز سکولوں کے لئے ہے۔

سری رانی صاحبہ کوہ تہرو نے بھی حضور وائسرائے کے سردار فنڈ کے لئے پانچہزار کی خیرات بھیجی ہے۔

دلائی لاما بڑی دھوم دھام سے لاسہ میں داخل ہوئے عظیم جشن کئے گئے۔

رنگون کے غربی محلہ کی آتشزدگی سے چوب عمارتی کے کوٹھے جلگئے۔ نقصان پانچ چھ لاکھ کا ہے۔

راجدھانی دہلی کے نئے شہر کا جنوبی موقعہ پسند کیا گیا۔ جہاں کہ رینشا جیل بھی آراستہ کرینگے۔

دہلی کے جنوبی موقعہ پر نئی راجدھانی کا شہر آباد کرینگے۔ وہ پانچ مربع میل کے رقبہ پر وسیع ہوگا۔

آئندہ سال سرکاری میں آمدنی پنجاب ۷ کروڑ ½ ۹۳ لاکھ تک اندازہ کی جاتی ہے۔ بیشی ۹۰ لاکھ ہے۔

پنجاب میں پچھلے سال ۱۵۶ پٹواری ڈسمس کئے گئے۔ دو پٹواریوں نے جرائم فوجداری کی سزا پائیں۔

علیگڈہ کے اصول پر ایک اسلامی کالج پونا میں قائم ہوگا۔ ایک مسلمان امیر نے ۱۰ لاکھ کا وعدہ کیا ہے۔

کلکتہ شہر کی تازہ آبادی ۱۰ لاکھ ۴۳ ہزار ہے ۷۰ لاکھ ۹۸ ہزار مرد باقی عورتیں ہیں۔

یورپین آبادی ۱۴۰۰۰ ہے۔ روغنہ آبادی ½ ۹ ہزار ہو کلکتہ میں ۱۵ مختلف زبانیں بولتے ہیں۔

سلونیکہ سے خبر ہے کہ نگریٹہ میں یونانی و بلغاری فوجوں میں کل دن بھر لڑائی رہی۔

گورنمنٹ ریلوے کی آمدنی میں امسال دینے یکم اپریل ۱۹۱۲ء سے یکم مارچ ۱۹۱۳ء) بمقابلہ ۱۹۱۱ء و ۱۹۱۲ء کے ان مہینوں کی ۲۱۱۸۸۶۳ بیشی ہے۔

آوڈھ کے ریلوے میں آجکل لوگوں کی آمدورفت کم معلوم ہوتی ہے۔ چنانچہ فروری کے آخری ہفتہ میں امسال شمار کیا گیا ہے۔ کہ گذرے سال سے ۸۶۶۴ لوگوں کی کمی تھی لیکن لکھنؤ بریلی ریلوے میں اسی ہفتہ میں ۲۶۲ ،۴ لوگ زیادہ سوار ہوئے۔

گیارھویں کو گجرات ریلوے کی ایک شاخ جس سے بڑی اُمید پائی جاتی ہے۔ لیڈی پروگو کے ہاتھ سے کھولی گئی۔ اس کے کھولنے والے میسرز کلیچ نکسون اینڈ کو ہیں۔ جنہوں نے احاطہ بمبئی میں چارسو میل سے زیادہ لائن بنائی ہے۔ اور تین کروڑ روپے بھی صرف کئے ہیں۔

صوفیہ کی ایک تار برقی میں بیان ہے کہ سلطنتوں کی یادداشت کا جو جواب متعلقہ ریاستوں کی طرف سے جانیوالا ہے اس میں اسباب کی استدعا کیجائیگی۔ کہ میڈیا سے روڈوسٹو تک بلغاریہ اور ٹرکی کے امین سرحد قرار دی جائے۔ جن جن علاقیوں پر قبضہ ہوچکا ہے۔ وہ معہ قلعہ جات کے حوالہ کردی جائیں اور جزائر ایجین بھی دیدیئے جائیں اور تاوان جنگ ادا کیا جائے۔

قسطنطنیہ کا ایک تار مظہر ہے کہ ٹرکی کے کمانڈر حبیب پاشا نے لکھا ہے۔ کہ ٹرکی اس وقت ہتھیار رکھینگے۔ جب وہ اپنے فرائض ادا کرینگے۔ اور اپنی عزت وقار کی پوری فکر کرینگے۔

اتھینس کا تار مظہر ہے کہ باوجود اس امر کے کہ ایڈریانوپل اور سقوطری ٹرکی کے قبضہ سے نکلنے والا ہے۔ مگر اس پر بھی ٹرکی کو ریاستہائے متفقہ کی جدید شرائط منظور نہیں ہیں کہ خوف ہے کہ دوسرا انقلاب نہ ہو اور یقین ہے کہ سلاطین اس وقت تک درمیان میں نہیں پڑیں گی۔ جب تک شرائط میں ترمیم نہ ہوگی۔ خرابی اس وجہ سے ہے کہ سرویہ کو سخت اصرار ہے۔ کہ اس کے ایڈریانوپل تک پہونچنے میں خاص آسانیاں اسکو پہونچائی جاویں۔

صوفیہ کی ایک تار برقی میں بیان ہو کہ اہل بلغاریہ نے چہارشنبہ کو شتشچ لنپیو کے باہر اکالمس کے موضع کو فتح کر لیا۔ ترکوں نے مقام مذکور کے دوبارہ فتح کرنے کا ارادہ کیا لیکن وہ لوگ پیچھے ہٹا دیئے گئے۔ اور اُن کی طرف کے تین سو آدمی ہلاک اور زخمی ہوئے۔ ٹرکی فوج ایڈریانوپل روزانہ پچاس ساٹھ نفر کے حساب سے ترکی چھوڑ کر بھاگتی یا اطاعت قبول کرتی جاتی ہے۔

سلطنتوں نے متفقہ ریاستوں کو اُن کی یادداشت کا جواب دیا ہے۔ اس میں مداخلت کی بابت رضامندی ظاہر کی گئی ہے۔ اور تجویز کیا ہے کہ سرحدی خط اینوس سے میڈیا تک بالعوض اس کے کہ وہ روڈوسٹو سے میڈیا تک ہے۔ قایم کیا جائے۔ جواب میں تاوان جنگ کے خیال کی پزیرائی سے انکار کیا گیا ہے۔ اور اُس میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ جزائر ایجین اور جزائر البانیہ کا مسئلہ سلطنتوں نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہے

اتھینس کی ایک تار برقی میں بیان ہے۔ کہ ترکوں کو شکست دینے کے بعد یونانیوں نے ارگیرو کاسٹر پر قبضہ کر لیا جس پر وہاں کے باشندوں نے نہایت ہی گرمجوشی کا اظہار کیا

اخباروں نے اس میزان کا مقابلہ جرمنی کے تخمینہ جات سے کیا ہے۔ جن میں ہوائی جہازوں کے متعلق ۱۸ لاکھ پونڈ کی رقم قرار دی گئی ہے۔ اور اسی کے مقابلہ میں فرانس کے تخمینہ جات میں چھ لاکھ پچاس ہزار پونڈ کی رقم مقرر کی گئی ہے۔ یہ دونوں رقمیں ۱۹۱۲ء کی بابت قرار دی گئی ہیں۔ اور ۱۹۱۳ء میں اور بھی زیادہ اضافہ ہونے والا ہے۔

سیلونیکا کی ایک تار برقی میں بیان ہے کہ بادشاہ یونان شرک پر ٹہل رہے تھے۔ یکایک عقب سے دو شخصوں نے ان کے گولی ماردی۔ ان میں سے ایک شخص کا نام سکناس ہے اور اُس کی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ مخبوط الحواس تھا۔ بادشاہ نصف گھنٹہ میں مرگئے۔



ایڈیٹوریل نوٹس

کلام کے نظارے

نمبر ۱۳
یوسف کا احوال

یہ وہی شخص یعقوب کے ۱۲ بیٹوں میں سے سب سے چھوٹا تھا۔ اس کا احوال ایسا دلچسپ ہے کہ جس کے مختلف قصے دنیا میں کئی طرح کے زبان زد خلائق ہو رہے ہیں۔ بائیبل کی کتاب پیدائش میں اس شخص کا پورا احوال مندرج ہے۔ اس میں کئی خوبیاں تھیں جس کی وجہ سے یہ ادنےٰ درجے سے ایک اعلیٰ مرتبے تک عروج حاصل کر گیا اور ہوتے ہوتے مصر کے ملک کا وزیر اعظم بن گیا۔ اس کے بھائیوں کا عجیب قصہ قابل ذکر ہے۔ اس کے باپ کی زیادہ محبت نے اس کے بھائیوں کے دلوں میں حسد کی آگ کو ایسا تنگ بھڑکا دیا کہ اُنہوں نے اُس کو مار ڈالنا چاہا۔ لیکن خدا نے اُس کو ان کے ہاتھوں سے بچایا اور وہ غلامی میں بیچا جا کر اُن کے ہاتھوں سے بچا۔ لیکن چونکہ وہ خدا پرست تھا۔ اس لئے خدا اُس کا مددگار اور محافظ تھا اور بڑی بڑی آفتوں سے اُس نے اس کو بچایا۔ اور آخرکار وہ فرعون کی سلطنت میں وزارت کے عہدے پر سرفراز ہوا اور تب اس نے اُن کے ساتھ ہر طرح سے بھلائی کی اور اپنی سرفرازی کے وقت اُن کو آرام و آسائش کے ساتھ قحط سالی کے وقت بھوک سے مرنے سے بچایا۔ اور آخرکار اس نے اپنے تمام خاندان اور کنبے کو اپنے پاس بلایا اور اپنے دشمن بھائیوں کے اور اپنے والدین کے اپنے پاس لانے کے لئے اپنی طرف سے سواریاں بھیجیں اور ہر طرح کا خرچ اُٹھایا۔ اور بھائیوں کی بدی کے عوض نیکی کر کے اپنی عظمت کو ظاہر کیا۔ اور اس وقت سے یہ لوگ ملک مصر میں بڑھتے ہوئے تعداد میں بڑھنے لگے۔

بجواب کسر صلیب نمبر ۱
بقیہ رد دلیل پنجم

ذیل کے مقامات سے بھی خداوند یسوع مسیح کی خدائی ظاہر ہوتی ہے۔

۱- کہ وہ مُردوں کا اُٹھانے والا ہے۔ یوحنا $\frac{5}{25-21}$ و $\frac{11}{25}$ -

۲- کہ وہ حاضر و ناظر ہے یوحنا $\frac{3}{13}$ متی $\frac{18}{20}$ -

۳- کہ وہ قادر مطلق ہے متی $\frac{28}{18}$ - فلپیوں $\frac{3}{21}$ اور عبرانیوں $\frac{1}{3}$ -

۴- کہ وہ ہمہ داں ہے متی $\frac{11}{27}$ - یوحنا $\frac{3}{35-31}$ - $\frac{6}{64}$ - $\frac{10}{15}$ - مکاشفات $\frac{1}{8}$ و $\frac{2}{8}$ و $\frac{22}{13-12}$

۵- کہ اُس کی یکتائی باپ کے ساتھ ہے۔ یوحنا $\frac{5}{26-21-19-17}$ و $\frac{10}{29-28}$ - $\frac{17}{19}$

۶- کہ وہ اس عزت کا مستحق ہے جو باپ کی ہے۔ یوحنا $\frac{5}{23}$ -

اور انجیل مقدس میں اس بات کا بھی ذکر پایا جاتا ہے کہ مسیح ان تمام صفات کا الٰہی طور سے حقدار ہے۔ جو خدا کی ذات سے متعلق ہیں۔

۱- خالق ہونے کا۔ یوحنا $\frac{1}{3}$ عبرانیوں $\frac{1}{10-2}$ قلسیوں $\frac{1}{16}$

۲- پروردگار اور سنبھالنے والا ہونے کا۔ قلسیوں $\frac{1}{17}$ - عبرانیوں $\frac{1}{3}$

۳- سلطانوں کا سلطان۔ اعمال $\frac{10}{36}$ یہودہ $\frac{1}{4}$

شودراس بی۔اے کی خامہ فرسائی

لاہوری رسالہ دربار بابت ماہ مارچ ۱۹۱۳ء میں حضرت مسیح کی فرضی شخصیت کے عنوان سے پورے ۴ صفحے کا ایک مضمون شودراس بی۔ اے کی قلم سے لکھا گیا ہے یہ مضمون کہاں ہے عجیب رنگینی عبارت اور دلچسپ تمہید اور سائنس کی روشنی کی چکاچوند بجلی کی شعاعوں کے رنگ میں لکھا گیا ہے اور مخالفان دین عیسوی اور ملحدان یورپ کے منتشر خیالات کی بنا پر مبنی ہے۔ اس میں بائیبل کو جھٹلایا گیا ہے۔ اور خداوند یسوع مسیح کو فرضی وجود بتلایا گیا ہے۔ لیکن ہم شودراس سے پوچھتے ہیں کہ اس گریجوایٹ کو یہ خیال نہیں آتا کہ اگر یہ یسوع فی الحقیقت ایک فرضی شخص تھا تو کس طرح سے تمام بائیبل کے بیانات میں ایک عجیب سلسلہ پایا جاتا ہے مختلف پیشینگوئیوں سے شروع ہو کر جن کی تکمیل زمانوں بعد انجیل میں دکھلائی جاتی ہے۔ پایۂ تکمیل کو پہنچتے ہوئے ثابت ہوتے ہیں۔ کیا اتنے زمانے کے لوگ اس بڑی سازش کے افترا کرنے اور ایک فرضی شخص کے حالات گھڑنے کے لئے باہم متفق ہو سکتے تھے۔ اگر کسی طرح سے بعض ملحد یورپ کے لوگوں نے غلطی میں پڑ کر ایسی غلط رائیں لکھی ہیں تو کیا اس بائیبل کے سوچنے اور غور کرنے کے لئے خود آپ کی عقل اور تمیز اتنا کام کرنے کے لائق نہیں ہے۔ کہ خواہ مخواہ کوریکھو اور جانچو نہ کر ایسے یارہ گو لوگوں کی باتوں پر کاربند ہو جاؤ اور ناحق کی خامہ فرسائی کرنے لگو جس کی حقیقت کچھ بھی نہ ہو۔ اگر آج بہت سے لوگ مثلاً سوامی دیانند کو ایک فرضی شخص کہہ کر مخالفت کرنے لگ جاویں تو کیا آریہ سماج اُن کی معتقد ہونے کو تیار ہو جاوے گی؟ تو کتنا زیادہ عیسائی لوگ جبکہ اتنی بہت سی تواریخوں سے جو یہودیوں اور عیسائیوں میں اور غیر مسلمانوں میں بھی موجود ہوں۔ ایسی لچر تحریرات کی طرف رجوع ہونے سے عقلاً پرہیز کرتے ہیں اور ایسے بے دینوں کی باتوں کو جو سائنس کی ہوا میں اڑے جا رہے ہیں شیطان کے سپرد کرتے ہیں۔

انور بے کو زمیندار کے خطابات مطبوعہ ۱۲ مارچ ۱۹۱۳ء

سیف اللہ۔ خالد وقت۔ مجاہد فی سبیل اللہ بطل دستور کا ہیرو۔ بادشاہ گر۔ وزارت شکن۔ ناظم اعظ

محبوب اہل اسلام والمسلمین۔ غازی۔ نوجوان بانی انقلاب ٹرکی۔ صحابی وغیرہ۔ عاشق اسلام اور مدافع عن الوطن۔ کامل اسلام وغیرہ وغیرہ۔ کیوں نہ ہو کہ اس بہادر نے صلح ہوتے ہوتے ٹرکی میں ایک بڑا انقلاب پیدا کر کے صلح کے بجائے جنگ پر ترکوں کو مائل کر دیا۔ مگر اس کے بعد پھر صلح کی چارہ جوئی جو بیچ وار ہوئی اس سے صاف ظاہر ہو گیا ہے کہ جو کچھ اس صاحب کثیر المطالبات نے کیا وہ فضول ٹھہرا۔ اور پہلی وزارت حق بجانب سمجھی جاتی ہے۔ تو سمجھ میں نہیں آتا کہ اس ہیرو کے حق میں کیا مطلب رکھتا ہے جو اب اسلامیاں اخبارات خبر دے رہے ہیں کہ وہ جنگ بلقان کے معرکہ میں زخمی ہوئے پڑے ہیں۔ اگرچہ وہ مدت سے لاپتہ بتلائے جاتے تھے۔

میونسپل گزٹ اور عیسائی

ہمعصر میونسپل گزٹ مطبوعہ ۲۴ مارچ ۱۹۱۳ء میں بعنوان "ہندوستان کے عیسائیوں نے بھی مسلم آزار روش اختیار کر لی" ایک نوٹ لکھا ہے جس میں ظاہر کیا ہے کہ جذبہ اسلام کے جواب میں "نغمہ مسیحی" ایک رسالہ شعر میں شائع کیا گیا ہے۔ جس سے تیز و تند چنگاریاں نکلتی ہیں۔ ہمعصر کو ذرا تعصب کو چھوڑ کے سوچنا چاہئے کہ کیا یہ مناسب اور لازم ہے کہ اہل اسلام عیسائیوں کو بے تحاشہ گالیاں دیں اور برے ناموں سے پکاریں۔ اور جو عیسائی کچھ اس کا جواب نرم الفاظ میں بھی دیویں تو وہ سخت کہا جاوے اور دل آزاری کا الزام عیسائیوں پر لگایا جاوے۔ ہمعصر نے اسباب کا تو ذکر نہ کیا کہ جس رسالے کا یہ جواب ہے اس میں کیا بھرا ہوا ہے۔ افسوس یہ تعصب پر کتا ہے۔ ہم ہمعصر کی توجہ بے شمار نظموں اور اشعار کی طرف لگانا چاہتے ہیں۔ جو سراسر عیسائیوں کی دل آزاری سے بھری ہوتی ہیں۔ اور اس پر عیسائی کچھ نوٹس نہیں لیتے۔ اگر جواب میں کسی نوجوان نے ایک رسالہ لکھ دیا تو اب اس پر نوٹ لکھے جانے لگے۔ کیا ہمعصر نے عرض معارض گلہ مندی کی مثال نہیں سنی ہے تو پھر ایسا غصہ کیوں آیا؟۔

ناخوں نہ دے خدا تجھے اے پنجۂ جنوں
دے گا تمام عقل کا بخیہ ادھیڑ تو (ذوق)

ہمارے احمدی بھائی آجکل تمام شہروں سے کوئی نہ کوئی اشتہار یا رسالہ دین عیسوی کی مخالفت میں نکال رہے ہیں۔ اور اپنے آپ کو مندرجہ بالا شعر کے مصداق بنا رہے ہیں۔ اور دعوے بھی ایسے بڑے بڑے کرتے ہیں کہ بس کچھ نہ پوچھو۔ اُن کی نظروں میں دین عیسوی کی عمارت جو انیس سو برس سے اب تک زیادہ اور زیادہ اونچی بن رہی ہے۔ اس نئے فرقے کی کوششوں سے دھڑام سے گرنے کو ہے اور وہ عیسائیوں کے ہمدرد ہو کر اُن کو کہہ رہے ہیں کہ اس گرتی ہوئی عمارت کو ہاتھ دے کر بچا دو!! مگر ان عقل اور منطق کے گرویدوں کو یہ معلوم نہیں ہے کہ اس عمارت کی نیو ناؤں کے چٹان خداوند یسوع مسیح پر رکھی ہوئی ہے جو اپنے میں ایسا مضبوط ہے۔ کہ جو اس پر گرے وہ چکنا چور ہو جاوے اور جس پر وہ گرے اُس کو پیس ڈالے۔

اس دنیا میں جو کچھ خدا کی طرف سے مشتہر ہونا تھا وہ زمانوں سے ہو چکا ہے۔ شریعت دیجا چکی ہے۔ جس کی تکمیل میں دنیا قاصر ہو رہی ہے۔ وقتاً فوقتاً خدا کے نبی ظاہر ہو چکے ہیں۔ اور مختلف اوقات پر خدا کے حکم احکام سنائے جا چکے ہیں۔ جن پر چلنے سے لوگ عاجز پائے گئے ہیں۔ اس کے بعد خدا کی رحمت کا مژدہ بھی ظاہر ہو چکا ہے جو شریعت کے زمانے کے بعد عین وقت پر ظاہر کیا گیا اور خدا کا عدل و انصاف ایک خدا مجسم انسان کے وجود میں خدا ہی کی طرف سے پورا کیا گیا۔ کیونکہ حاکم ہی کی تجویز سے گنہگاروں کا مقدمہ منفیصل کیا جانا لازم تھا۔ چنانچہ ایسا ہی وقوع میں آیا اور اب نجات کا بیش قیمت اعلان دنیا میں سنایا جا رہا ہے جس کے ختم ہونے پر اس موجودہ دنیا کا انجام ہو جاوے گا۔ اور ہر ایک بشر جزا یا سزا کا مستحق ٹھہرے گا۔ اس کے علاوہ دنیا کی تمام کتابیں خواہ وہ کسی زمانہ میں ایجاد کی جاویں اور ان کی تعلیمات میں بڑے سائنس اور فلاسفی کے عقدے بھرے ہوئے ہوں اور انسانی زندگی کے آرام و آسائش کے تمام مرحلے اس میں طے کئے ہوئے ہوں وہ نجات کے معاملے میں محض بناوٹی اور افترا ثابت ہونگی۔ پولوس رسول اس کے متعلق صاف فرماتا ہے کہ خدا اس دنیا کی عدالت کسی اور کتاب کے مطابق نہیں کرے گا۔ پر **میری انجیل** کے مطابق اور یہ غور طلب بات ہے

ہمارے خداوند یسوع مسیح کی ایک ایک بات ایسی وزنی اور تُلی ہوئی ہے کہ جس کو ہر ایک اہل خرد بلا قیل و قال قبول کر لیتا ہے۔ اس کے زمانہ کے لوگوں نے اس کی باتوں کو پسند کیا اور اس کے بعد اب تک فی زمانہ اس کی بے نظیر باتوں کی قدر کی جاتی ہے۔ ہم مسیحی لوگ ہر زمانہ میں دنیا سے کسی بہتر سلوک کی اُمید نہیں رکھتے۔ کیونکہ خداوند یسوع مسیح نے صاف لفظوں میں ہمیں خبر دی ہے کہ جو کچھ دنیا نے اُن کے ساتھ کیا ہے وہ ہی ہمارے ساتھ بھی ہوگا۔ جب ہرے درخت کے ساتھ (مطلب ہے اس کے ساتھ جس میں روح کا کمال تھا) دنیا نے حد سے بڑھکر بدسلوکی کی تو سوکھے درختوں کے ساتھ (مطلب ہے کہ جن میں روحانی کمزوریاں ہیں) دنیا بہتر سلوک نہ کرے گی۔ اسلئے جس طرح سے صبر کے ساتھ تمام مخالفت کی برداشت خداوند یسوع نے کی اسی طرح مسیحیوں کو بھی واجب ہے کہ کمال نرمی اور صبر سے آخر تک اس کے اعلےٰ نمونہ پر کاربند ہیں۔ اسی تعلیم کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم تمام سخت اور کرخت تحریرات اور فحش کلامی اور حملوں کو نظر انداز کر دیتے ہیں جو ہمارے چار طرف سے مختلف رسالوں اور اخبارات کے ذریعے سے بوچھاڑ کی طرح نکلتے رہتے ہیں ورنہ اگر ایسی تمام تحریرات کا اسی طرح کے ساتھ جواب دیا جاوے تو ایک میدان کارزار پیدا ہو جاوے گا جس کے برے نتیجے نقصان کا سبب ہونگے۔ لیکن مخالفوں کے دھواں دھار حملوں کا کچھ خیال نہ کر کے صرف اظہار صداقت اور بشارت کے ضروری اعلان کی طرف رجوع کیا جاتا ہے۔

اقتباس

مایوسی اور نا اُمیدی ایک گناہ ہے

دانیل نبی کی پیشین گوئی میں چار جانوروں کا بیان آتا ہے اول شیر - دوئم ریچھ - سوم چیتا - لیکن چوتھے کا نام نہیں دیا گیا - پر بتلایا ہے کہ وہ ایسا تھا کہ جس میں جنس اور کسی قسم کی تمیز نہیں تھی اور بڑا خوفناک تھا اور بڑا زبردست تھا - اس کے دانت لوہے کی طرح تھے - جن سے وہ چیرتا پھاڑتا تھا - ایسی ہی چیز مایوسی یا ناامیدی ہے - دوسرے گناہ خوفناک اور برباد کن ہیں اور مثل شیر کے غصے کے خوفناک ہیں اور ریچھ اور چیتے کی طرح پھاڑنے والے ہیں - لیکن مایوس کے لوہے کے سینگ ہیں - اور وہ ایسے نقصان دینے والے ہیں کہ اس سے انسان خدا کے برخلاف کفر بکنے لگتا وہ ہو جاتا ہے - اور انسانوں کو دُکھ دینے والا ظالم بنجاتا ہے - اور اپنی روح کے لئے مایوس ہو کر ہلاکت کا سبب بنجاتا ہے - اس لئے مایوسی ایک بڑا گناہ ہے بلکہ گناہوں کا سبب ہے -

علم آلہی کے خیال سے بڑے گناہ وہ ہیں جو ایمان اُمید اور محبت کے برخلاف ہوتے ہیں - جن کا مقابلہ یہ ہے بے ایمانی کے بدلے ایمان - مایوسی کے بدلے اُمید اور محبت کے بدلے نفرت جن میں سے بے ایمانی اور نفرت جو ایک کے نہ ہونے سے دوسری پیدا ہو جاتی ہے - اور خدا کی طرف سے بھی نفرت ہو جاتی ہے - جو ایک خوفناک گناہ ہے - افسوس اُس شخص پر جو اپنی روح کو بے ایمانی اور نفرت کے سبب سے مایوسی میں ڈالتا ہے - اور بے خدا ہو کر ہلاک ہوتا ہے -

سپنسر

جرمنی سے خبر آئی ہے کہ وہاں ایک ہوائی جہاز کی آزمائش کی گئی جو کہ روس کی گورنمنٹ نے بنوایا ہے -

مفید کہانی

نیک مزاج لڑکا

گزشتہ سے پیوستہ

لیکن وہ لڑکا بہت دور نہ گیا تھا - کہ دو چوروں نے اُس کو آگھیرا اور پکڑ کر چاہا کہ اُس کے سب کپڑے چھین لیں - تب اُس وفادار کتے نے جس نے اب تک پیچھا نہ چھوڑا تھا یک کر ایک کے پیر کو ایسا جھنجھوڑا کہ وہ چھڑا کر اُس کتے کے مارنے کو دوڑا - کتا بھونکتا ہوا بھاگا - اسی عرصے میں ایک خوش پوش چپا چوپ چوپ مار یو مار یو جانے نہ پائے - کہ وہ دوسرا بھی اپنی جان لے کر بھاگا لڑکے نے جو آنکھ اُٹھائی تو کیا دیکھتا ہے کہ وہی بغیر پاؤں کا سپاہی جسے کھانا دیا تھا - اسی اندھے کے کندھے پر سوار جس کو تالاب سے نکالا تھا - غل مچاتا چلا آتا ہے - جب پاس پہونچا تو کہنے لگا شکر ہے پروردگار کا کہ ہم بھی تیرے کام آئے - جب یہ دونوں چور تیرے کپڑے چھیننے کی صلاح کر رہے تھے - تو میں جھاڑی کے پیچھے کھڑا سُنتا تھا - ان کے بیان سے مجھ کو یقین ہو گیا کہ وہ تیرے ہی کپڑے چھیننے کی تدبیر میں تھے - میں نے سوچا اگر میں لاٹھی ٹیکتا ٹیکتا چلونگا تو تجھ تک پہونچنے میں بڑی دیر لگے گی - اس عرصے میں وہ بدمعاش اپنا کام کرینگے - لیکن سامنے یہ اندھا نظر پڑا تب ہم دونوں نے تیرے بچانے کے لئے یہ تدبیر نکالی کہ یہ ہاتو راہ چلے اور مجھ کو تجھ تک پہونچا دے اور میں اُس کو راہ بتلاؤں اور ٹھوکر نہ کھاؤں غرض وہاں سے اُس لڑکے کا گھر بہت قریب تھا - دونوں کو ساتھ لے گیا خوب کھلایا اور سونے کے لئے بستر دیا - کتے کی جب تک وہ جیا خوب پرورش کرتا رہا - اور یہ نصیحت تمام عمر یاد رکھی کہ جو شخص دوسروں سے نیکی کی اُمید رکھے آپ بھی اُن کے ساتھ نیکی کرے - بیشک نیکی کا ثمرہ نیکی ہے -

ا - برھم پرچارک -

پھولونکی کیاری

ایماندار کی حفاظت

(۱) انسان کے کاموں کو دیکھکر تیرے لبوں کے سخن کے سبب میں نے اپنے تئیں ہلاک کرنے والی روحوں سے بچا رکھا -

(۲) میرے قدموں کو اپنی راہوں میں رکھ کہ میرے پاؤں نہ پھسلیں -

(۳) میں تجھے پکارتا ہوں کہ تو میری سنیگا - اے میرے خدا میری طرف کان دہر اور میری عرض سُن -

(۴) اپنی عجیب مہربانی کر - اے تو جو اپنے دہنے ہاتھ سے توکل کرنے والوں کو دشمنوں سے بچاتا ہے -

زبور $\frac{۱۷}{۱-۸}$

کہاوتیں

اندھیر نگری اوبھر راجہ - ٹکے سیر بھاجی ٹکے سیر کھاجہ -

راجہ کے گھر میں موتیوں کا اجھاؤ -

کٹھ کا ہوا چوڑ اُبھرا

وہ تھوڑے پانی میں اُبھرے پھرتے ہیں -

آپ بھلا تو جگ بھلا -

آپ بیتی کہوں یا جگ بیتی؟

آپ گہرا دی آپ مرا دی -

جو پہلے مارے سو جیتے -

کوٹھی میں چار گھر میں اوپاس -

رات پڑے اوپاسی دن کھوجے باسی -

بہوں بویا او پٹ گیا -



مراسلات

سیمی مورس
یعنی
روح القدس کے نئے اعمال

ساتویں فصل
گزشتہ سے پیوستہ۔

یوں اس عجیب زندگی کا خاتمہ ہوا۔ قریب ایک ہزار نوجوانوں کے دل غم سے بھر گئے۔ کیونکہ ہم سب اُس سے محبت رکھتے تھے۔ ہم میں سے بہت تو خداوند کی پیش بینی سے حیرت زدہ ہو کر گونگے سے کھڑے رہ گئے۔ کیونکہ اُس نے ایک زندگی کو جس سے بڑی اُمیدیں کی جاتی تھیں اس طرح جلد ختم کر دیا۔ ایک لحظہ میں سیمی کی اور ہماری تجویزیں خاک میں مل گئیں لیکن خداوند کی راہیں ہماری راہوں سے کہیں بڑھکر اور بہتر ہیں۔ سیمی کی تدفین اُس جماعت کے گرجے گھر سے ہوئی جس کا وہ رکن تھا۔ اور اُس کے جنازے کے ہمراہ اتنی کثیر تعداد لوگوں کی تھی کہ میں نے اس شہر میں کبھی نہیں دیکھی تھی۔ اور ہر ایک موم دل اور دلگیر تھا۔ جنازے کی عبادت کے وقت گرجا کھچا کھچ لوگوں سے بھرا تھا۔ سینکڑوں عبادت بھر گرجے کے باہر کھڑے رہے۔ اس روز مضبوط دل آدمی بھی آبدیدہ ہو گئے اور جو کٹھور دل تھے اُن کے بھی آنسو ٹپک پڑے۔ لیکن اس کی کیا وجہ تھی؟ وہ تو صرف ایک غریب حبشی لڑکا تھا۔ یہ تو سچ ہے۔ مگر بہتوں نے اس وقت یہ محسوس کیا کہ اپنی زندگی میں اُنہوں نے اس قدر ایمان اور جانوں کے بچانے کے لئے اس درجہ تقدیس اور قوت الٰہی نہ دیکھی اور نہ سنی تھی۔ اس کو خداوند نے بڑی برکت بخشی تھی اور بہتیروں کے واسطے وہ برکت کا باعث ہوا۔ ہم نے آنسو بہاتے اُس کے آرام میں اُسے داخل کر دیا۔ اس عزیز اور کامل اُمید پر کہ اس کی پاک روح نے اپنے بادشاہ کے شہر میں داخل پا لیا۔ پر ہماری عزیزہ مس شیمن نے اُس کی قبر پر ایک معقول پتھر نصب کرایا ہے اور اس شہر کے قبرستان میں سب سے زیادہ لوگ اسی کی قبر کو دیکھنے اور اُس پر آنسو بہانے کے لئے آتے ہیں۔ لیکن اس کی کیا وجہ ہے؟ اس لئے کہ روح القدس کا اس پر سایہ تھا اور ہر ایک یہ محسوس کرتا تھا کہ خداوند نے اس پر ظاہرا مہر لگا دی تھی۔

تتمہ

سیمی کی داستان ختم ہونے کے بعد مجھے اُس کی زندگی کے دو واقعات یاد آ گئے۔ جن کا محفوظ رکھنا میں مناسب سمجھتا ہوں پہلا واقعہ تو اس کے کمرے کے متعلق ہے جو سیمی کو کالج میں رہنے کے واسطے ملا تھا۔ کالج کی تعلیم کے شروع ہونے کے قبل میں نے اس کو بلا کر دریافت کیا کہ تم کونسا کمرہ چاہتے ہو جو تمہیں دیا جاوے؟ اس نے جواب دیا۔ میرے واسطے جو کمرہ آپ دیجئے اچھا ہوگا۔ اگر کوئی ایسا کمرہ ہے جسے کوئی اور پسند نہیں کرتا وہ مجھے دے دیجئے۔ میں نے اپنا منہ پھیر لیا۔ کیونکہ میری آنکھوں میں آنسو بھر آئے تھے۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ کیا میں بھی اُس کے لینے کے واسطے تیار ہوں جس کو کوئی پسند ہی نہیں کرتا؟ جب سے میں مدرس ہوا مجھے کم از کم ایک ہزار مختلف طالب علموں کے واسطے کمرے تقسیم کرکے مقرر کرنے پڑے بہت سے ان میں شریف مسیحی لیڈی اور جنٹلمین تھے۔ مگر ان سب میں سے صرف سیمی مورس تھا جس نے یہ کہا کہ اگر کوئی ایسا کمرہ ہے جسے اور کوئی پسند نہیں کرتا وہ مجھے دیجئے۔

دوسرا واقعہ اس سے زیادہ بڑھکر ہے۔ کیونکہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جس وقت اپنے مکتب ہی میں تھا تب ہی سے سیمی حقیقی طور پر جانیں بچانے کی فکر میں تھا۔ ایک روز اُس نے مجھ پاس آکر کہا کہ صاحب کیا آپ مجھے اجازت دیجئے گا کہ میں مدرسہ چھوڑ کر نوکری کر لوں؟ میں نے پوچھا کہ کیوں سیمی کیا تم اس مدرسہ سے ناخوش ہو؟ اس نے کہا کہ نہیں۔ ہرگز نہیں۔ میں اس مدرسہ سے بڑی محبت رکھتا ہوں۔ مگر میں اس لئے نوکری کرنے چاہتا ہوں تا کہ روپیہ جمع کرکے ہنری اوینل کو اس ملک میں لے آؤں۔ میں نے دریافت کیا کہ ہنری اوینل کون ہے؟ سیمی نے کہا کہ خداوند میں وہ میرا بھائی ہے۔ ملک افریقہ میں میں اُسے یسوع کے پاس لایا۔ وہ نیک لڑکا ہے۔ وہ مجھ سے بہتر ہے۔ باقی داشتہ

ریویو
بابو گنگا پرشاد صاحب ایم۔ اے۔ ایم آر۔ اے۔ ایس کی کتاب
سرچشمۂ مذہب کے چند حصوں کا ریویو

بابو صاحب موصوف جو ایک وقت میرٹھ کالج میں انگریزی اور منطق کے پروفیسر رہے ہیں اور بعد کو اضلاع متحدہ آگرہ اور اودھ میں پراونشل سول سروس کے عہدہ پر سرفراز تھے۔ ہمارے زیر ریویو کتاب مذکورہ بالا کے مصنف ہیں۔ اس میں شبہ نہیں کہ بابو صاحب ایک نہایت لائق آریہ ہیں۔ اور اپنی تحقیقات میں زمانہ حال کے محققین کے قدم پر چلنے کی کوشش کی ہے۔ یہ کتاب میں پانچ باب ہیں۔ پہلے باب میں آپ کا یہ دعوےٰ ہے کہ محمدی مذہب زیادہ تر یہودی مذہب پر مبنی ہے۔ ۲ باب میں آپ نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ مسیحی کلیتہً یہودی مذہب اور جزواً بدھ مذہب پر مبنی ہے۔ ۳ باب میں یہ دکھلاتے ہیں۔ کہ بدھ مذہب وید پر مبنی ہے۔ ۴ باب میں آپ کی توجہ اس امر پر مبذول ہوئی ہے کہ یہودی مذہب اور آستر ایرین ازم پر مبنی ہے۔ (یعنی ایرانیوں کے پارسی مذہب پر) ۵ باب میں یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ پارسی مذہب وید پر مبنی ہے۔ بابو صاحب موصوف جن یورپ کے محققین کے اقتباسات پیش کرکے نتیجہ نکالتے ہیں وہ ہرگز ثبوت کے درجہ تک نہیں پہنچتا۔ آپ کی دلیل یہودی مذہب کے پارسی مذہب پر مبنی ہونے کی نسبت یہ ہے کہ یہودیوں اور پارسیوں کے مذہبی اصول اور فروع



کی باتیں آپس میں ملتی جلتی ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ یہودیوں نے اُن باتوں کو پارسیوں سے سیکھا ہو۔ چنانچہ آپ اپنی انگریزی کتاب کے صفحہ ۷۵ پر یوں فرماتے ہیں۔ "کہ ہمارے نزدیک کافی شہادت موجود ہے کہ یہودی مذہب کا بڑا حصہ پارسی مذہب پر مبنی ہو۔ ان دونوں مذاہب کے درمیان اس قدر یکسانیت پائی جاتی ہو کہ جس سے ضروری نتیجہ یہ نکالنا پڑتا ہے کہ ایک کے خیالات دوسرے میں در آیا گئے ہیں۔ یا داخل ہو گئے ہیں"۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ "ہم دیکھیں گے کہ آیا پروفیسر میکس مولر صاحب اس امر سے انکار کر سکیں گے۔ لیکن پروفیسر صاحب موصوف فرماتے ہیں کہ قبل اسکے کہ اس قسم کے خیالات کی نسبت نظر ڈالی جاوے پہلے یہ امر ضروری معلوم ہوتا ہے کہ وہ ذریعہ یا راہ معلوم ہونا ضروری ہے۔ جس کے وسیلے سے یہ خیالات ژند اوستا سے پیدائش کی کتاب میں یا پیدائش کی کتاب سے اوستا میں داخل ہوئے"۔ اس کے بعد آپ فرماتے ہیں کہ ایسا ذریعہ یا راہ بہت آسانی سے بتلائی جا سکتی ہے۔ چنانچہ آپ ایک صاحب ڈاکٹر اسپیجل (Spiegel) سے اقتباس کر کے حوالہ دیتے ہیں کہ ڈاکٹر اسپیجل نے اس امر کے ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ زور استر اور ابراہیم ایک ہی زمانہ میں موجود تھے۔ (یعنی بائیبل کے بیان کے مطابق ابراہیم کا زمانہ ۲۰۰۰ قبل از مسیح ہے) بائیبل کا بیان حضرت ابراہیم کی نسبت یہ ہے۔ کہ وہ حاران کے باشندہ تھے اور ژند اوستا کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ زور آسٹر آریئیم ویجا (Aryanam Vaega) میں پیدا ہوا۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ ڈاکٹر اسپیجل صاحب کا خیال ہے کہ فارسی آران (arran) محض لفظ قدیم نام آرویجا کا اختصار یا مخفف ہے۔ پھر آپ یہ دکھلاتے ہیں کہ میکس مولر صاحب بھی اس آران کو تسلیم کرتے ہیں مگر صاحب موصوف لفظ آران اور حاران میں فرق کرتے ہیں اور ڈاکٹر اسپیجل کے ساتھ متفق نہیں ہیں کہ حاران ہی آران بن گیا ہے۔ اس کے بعد مصنف کتاب ہذا میکس مولر صاحب کے الفاظ کے متعلق اعتراضوں کا جواب دیتے ہیں"۔

اس لفظی بحث کو راقم نے اس موقعہ پر بوجوہات ذیل فضول سمجھ کر ترک کر دیا ہے۔ اور نہ زبان کی بحث کی اس موقعہ پر چنداں ضرورت نظر آتی ہے۔ (۱) اس لئے کہ اگر ہم ڈاکٹر اسپیجل کے قیاس کو صحیح مانیں کہ حضرت ابراہیم اور زور آسٹر دونوں ہمعصر تھے بعض اس قیاسی بنیاد پر کہ حاران کا آران بن گیا ہے۔ تو پہلی مشکل جو ہمیں پیش آتی ہے کہ آیا لفظ حاران پہلے ہے یا آران اگر حاران نامے شہر پہلے موجود تھا تو آران ضرور پیچھے کسی زمانہ بعد میں رکھا گیا ہوگا جس زمانہ میں زور آسٹر پیدا ہوا ہوگا اور معلوم نہیں کہ اس تبدیلی نام کو کس قدر عرصہ لگا ہوگا۔ اور اگر آران پہلے ہوگا تو ضرور ہے کہ حاران بھی کچھ عرصہ بعد وقوع میں آیا ہوگا اور اس طور پر جو حاران میں حضرت ابراہیم پیدا ہوئے۔ تو آران میں زور آسٹر کی پیدائش بھی بعد کو ہوئی ہوگی اور یوں حضرت ابراہیم معلوم نہیں کہ کس قدر زور آسٹر سے پہلے قبل موجود ہونگے۔ اور اگر آران پہلے ہو تو زور آسٹر مبادا حضرت ابراہیم سے بہت قبل موجود ہوئے ہونگے۔ پس دونوں کا ہمعصر ہونا باطل ٹھہرتا ہے۔ (۲ وجہ) اگر ابراہیم اور زور آسٹر دونوں ہمعصر تھے تو نہ تو ڈاکٹر اسپیجل نے اور نہ ہمارے بابو صاحب نے جو ڈاکٹر صاحب موصوف کی تقلید پر اترتے ہیں اس امر کو ثابت کیا کہ آیا ابراہیم نے زور آسٹر سے چند مذہبی خیالات لئے یا زور آسٹر نے ابراہیم سے لئے۔ بعض چند خیالات کی یکسانیت سے یہ نتیجہ نکالنا کہ ابراہیم نے زور آسٹر سے چند مذہبی خیالات سیکھے کیسی غلط بیانی ہے۔ ممکن ہے کہ زور آسٹر نے ابراہیم سے سیکھے ہوں۔ اُس کی نفی کے لئے آپ نے کون سی دلیل پیش کی اور جس حال کہ آپ کا اور ڈاکٹر موصوف کا دعوے بلا دلیل ہے تو آپ کے نتیجہ کو کون عقلمند تسلیم کرے گا۔ (۳ وجہ) یہ بھی ممکن ہے کہ قدیم زمانہ سے اس قسم کی روایات سینہ بسینہ چلی آتی ہوں۔ جن کو دونوں کے بزرگوں نے کسی خاص وقت میں پہلے یا پیچھے یا ایک وقت میں معلوم کیا ہو اور اپنی اپنی مذہبی کتابوں میں درج کیا ہو اور اس طور پر نہ ابراہیم نے زور آسٹر سے سیکھا اور نہ زور آسٹر نے ابراہیم سے سیکھا ہو۔ (۴ وجہ) لیکن بابو صاحب آپ کو تعجب ہوگا جب ہم یہ ثابت کردیں۔ کہ ابراہیم اور زور آسٹر ہمزماں نہ تھے۔ بلکہ ابراہیم زور آسٹر سے سینکڑوں یعنی قریب ہزار برس پہلے موجود تھے۔ لیجئے سن لیجئے۔ اینسائیکلوپیڈیا برٹینیکا (Encyclopaedia Britannica) جلد ۲۸ صفحہ ۴۰ ۱ کالم پہلے میں زور آسٹر کی نسبت یہ بیان مرقوم ہے کہ مایر صاحب قیاس کرتے ہیں کہ زور آسٹر ایک ہزار برس قبل از مسیح موجود تھا اور اسی طور پر ایک اور مشہور عالم ڈاکٹر صاحب بھی ہزار برس قبل از مسیح اُس کا زمانہ قرار دیتے ہیں۔ پس بابو صاحب ڈاکٹر اسپیجل کا قیاس ان علما کے مقابلہ میں بالکل ہیچ ٹھہرتا ہے۔ یہ کتاب جس کا حوالہ راقم نے اقتباس کیا ہے وہ کتاب ہے۔ جس کے نام نامی سے ہندوستان کے کل انگریزی تعلیم یافتہ واقف ہیں اور یہ گیارہویں مرتبہ ۱۹۱۰ء میں طبع ہوئی ہے۔ اس سے یہ اقتباس پیش کیا ہے۔ ہمارے ناظرین اور بابو صاحب موصوف اس امر کا لحاظ رکھیں کہ اگر ڈاکٹر اسپیجل یورپ کے منتخب علما میں سے ہوتے تو ان کا نام بھی اینسائیکلوپیڈیا برٹینیکا کی مصنفین کی فہرست میں درج ہوتا یا اُن کو علما سلف میں سے ایک عالم کر کسی جگہ اُن کی کتاب سے اقتباس کیا گیا ہوتا۔ لہٰذا میرے مذکورہ بالا دعوے کی یہ ایک دلیل ہے کہ اُن کی وقعت یورپ و امریکہ کے نامدار علما کی فہرست میں خصوصاً اینسائیکلوپیڈیا برٹینیکا میں مندرج نہیں ہے۔ اور نہ ان کی کتاب سے کوئی اقتباس کیا گیا ہے۔ لہٰذا ضرور یہ ڈاکٹر صاحب عالموں کے درجے سے کوئی گرے ہوئے شخص ہیں جن کا حوالہ بابو صاحب اپنے دعوے کے ثبوت میں پیش کرتے ہیں۔ باقی آئندہ۔

نوٹس

اطلاع عام کیجاتی ہے کہ لودیانہ پریسبیٹری کا آئندہ جلسہ شہر لودیانہ میں بروز منگل تاریخ ۸ ماہ اپریل سنہ ۱۳ء بوقت ۱۰ بجے منعقد ہوگا تمام ممبران لائسنشئیٹ کیٹیکسٹ اور سکریٹریان اپنے سالانہ کام کی رپورٹیں اپنے ساتھ لاویں اور پریسبیٹری کے متعلق جو کام ہو اُس کی اطلاع میرے پاس پانچ اپریل تک روانہ کردیں کہ ایجنڈا میں درج ہو

پی۔ سی۔ اپل سٹیڈ کلارک۔ لودیانہ پریسبیٹری

انبالہ چھاؤنی

اخبار نور افشاں کی اشاعت کو بڑھاؤ

(معزز ناظرین سے ایک اپیل)

عرصہ ہوا کہ منشی مظہر خاں لودیانوی نے ایک اپیل معزز ناظرین کے آگے بذریعہ نور افشاں شایع کی تھی۔ اس کا اثر کم از کم اتنا تو ہوا تھا کہ چند معزز اصحاب نے اس کی طرف اپنی توجہ مبذول کی تھی اور اپنی بیش قیمت رایوں سے نور افشاں کی ترقی کے وسایل پر مناسب خامہ فرسائی کی تھی۔ جس کے لئے نور افشاں اُن کا نہایت ہی مشکور و ممنون رہا۔ لیکن میرے اس وقت کی اپیل کا پہلو دونوں صورتوں میں ناظرین کے آگے پیش کیا جاتا ہے۔ یعنی وسایل ترقی اور اشاعت۔ جہاں ہم اپنی بیش قیمت رایوں سے نور افشاں کو دلچسپ اور ممتاز اخبار بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہاں ہمیں اس بات پر بھی زیادہ غور و فکر کرنا چاہئے۔ کہ ہم اخبار نور افشاں کی اشاعت کو حتی الوسع بڑھانے کی کوشش کریں۔ اور یہ ذمہ واری ہم پر فرض نہیں بلکہ ذاتی ہے۔ کیونکہ اخبار نور افشاں کسی واحد شخص کی مالیت نہیں ہے۔ اس کی ہستی کا انحصار کل مسیحی صاحبان کی نظر عنایت اور اُن کی اپنی رایوں پر ہے۔ اور اگر ہم اس بات کو محسوس کرتے ہیں کہ نور افشاں کی موجودگی پبلک اور قومی خدمت کے لئے ضرور ہے تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ اس کی ترقی اشاعت کے وسایل کو فوراً فرداً اپنے ہاتھوں میں نہ لیں۔ اخبار نور افشاں بہت دیر سے ایسے ہی عالی حوصلہ لوگوں کا منتظر ہے۔ جو کہ اس کی خدمت کی داد دل سے دینے کے لئے تیار ہوں۔

ظاہر من الشمس ہے کہ پنجاب اور ہندوستان میں مسیحیوں کے درمیان اُن کا واحد آرگن اُردو میں چھپنے والا اخبار نور افشاں ہی ہے۔ جو کہ ہر طرح سے ان کی قومی خدمت میں سرگرم رہتا ہے۔ ان مذہبی حملوں کو جو مخالف اخباروں کی طرف سے مسیحیوں پر کئے جاتے ہیں سینہ سپر ہو کر انہیں روکتا ہے نئے خیالات و تازہ معلومات کو قوم کے آگے پیش کرتا ہے۔ باوجود ان خوبیوں کے جب اس کی اشاعت پر غور کیا جاتا ہے۔ تو بالمقابل ہندوستانی مسیحیوں کی تعداد کے ایک ادنیٰ درجہ کی نسبت بھی نظر نہیں آتی جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ہم مسیحی ہو کر اپنے مسیحی اخبار سے وہ دلچسپی نہیں رکھتے جیسی ہمیں رکھنی چاہئے تھی۔ یہاں صرف نور افشاں کی ہستی ہی معرض خطر میں نہیں بلکہ چند ایک اور مسیحی اخبارات کا بھی یہی حال ہے۔ کیا قوم اس کمزوری کو محسوس نہیں کرے گی؟

ایک شخص سے میں نے اخبار نور افشاں کی اشاعت کی بابت ذکر کیا اور کہا کہ باوجودیکہ نور افشاں ایک پُرانا اخبار ہے۔ لیکن تو بھی اس کی اشاعت بہت کم ہے۔ میرے خیال میں یا تو ہم اس اخبار کی پالیسی کو منظور نہیں کرتے بلکہ اسے آزاد بنانا چاہتے ہیں۔ یا قومی مضامین سے ہمیں کوئی اُنس نہیں اُس شخص نے کہا شاید ایسا ہو لیکن ایک اور وجہ یہ بھی ہے کہ مسیحیوں کی زبان میں زیادہ تر انگریزی کا عنصر ہے اس لئے وہ انگریزی اخباروں کو دیکھنا زیادہ پسند کرتے ہیں۔

میں نے کہا شاید ایسا ہو۔ لیکن تو بھی یہ وجہ کامل نہیں۔ کیونکہ ہم میں سے بہت انگریزی دان ایسے ہیں جو کہ انگریزی اخباروں کے چندے کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ پس ایسے لوگوں کو چاہئے کہ وہ انگریزی اخباروں کی ضد میں اپنے سستے اُردو اخباروں کو پامال نہ کریں۔ اگر اس طرف لُطف سے محروم رہے تو اُدھر ہی حفظ ما رکھنے کی بھی ہمیں کوشش ضرور کرنی چاہئے۔ اگر نور افشاں کی وقعت ہمارے دلوں میں ہے تو ہم میں سے ہر ایک مسیحی کا فرض ہے کہ وہ اس سال نئے خریدار پیدا کرنے کی کوشش کرے۔ اور اس طرح نور افشاں کی اشاعت دنوں میں بڑھ سکتی ہے۔

یہ نہایت ہی شرم کی بات ہے کہ جو اخبار نور افشاں کے بہت برس بعد ظہور میں آئے وہ تو اس سے دو چند ترقی کر گئے مگر نور افشاں ابھی تک آپ لوگوں کے ہاتھوں کی طرف دیکھ رہا ہے۔ کیا آپ اس کی ضرورتوں کو محسوس نہ کرو گے؟

امید ہے کہ جملہ مسیحی صاحبان میری اس اپیل پر ضرور غور فرماوینگے۔ اور نور افشاں کی ضرور مدد کرینگے۔

راقم۔ ایک خیر خواہ نور افشاں۔

مذہبی جلسے اور مباحثہ

دعوت

موضع کلاس متعلقہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ میں ۹ و ۱۰ مارچ ۱۹۱۳ء کو آریہ کا سوالہ کا سالانہ جلسہ ہونے والا تھا کہ اسی موضع کے مسیحیوں کو جو چند خاندان ہیں اور جو ہندو مسلمانوں کو ہمیشہ دعوے سے کہا کرتے اور سکھلایا کرتے ہیں کہ ساری دنیا میں شروع سے ہمیشہ تک سوائے مسیحیت کے اور کوئی سچائی اور راہ نجات نہیں اور یہ سچائی اور پاکیزگی اور نجات یسوع مسیح کے کفارہ اور قربانی سے ہر ایک ایمان لانے والے کو حاصل ہوتی ہے جلسے کا وقت آنے سے پہلے آریوں نے اُن مسیحیوں کو کہا کہ آپ لوگوں کی بیہودہ کی باتوں کا اب فیصلہ ہونے کا وقت آ گیا ہے۔ مسیحیوں نے پوچھا کیونکر؟ آریوں نے کہا کہ ہمارا سالانہ جلسہ ہونے والا ہے۔ اس میں ہر ایک مذہب کو سچائی کا اظہار کرنے کے مذہبی مباحثہ ہوگا۔ ہم نے دور دور سے اپنے عالم پنڈتوں کو بلایا ہے۔ آپ لوگ بھی اب جو کچھ ہو سکتا کر لو۔ تیار ہو رہو۔ جس کو بلانا ہو بلا لو۔ ورنہ اس موقع کے بعد آپ لوگوں کے سارے دعوے بے معنے اور باطل ہونگے۔ اسی طرح سے ہم نے ہندوؤں اور مسلمانوں کو بھی کھلی دعوت دی ہے۔ ان کی یہ دعوت اُن کے مطبوعہ اشتہارات میں بھی مندرج تھی۔ آریوں کا یہ کہنا ان سرگرم مسیحیوں کی برداشت سے بعید تھا۔ اگرچہ وہ دنیاوی اخراجات کی برداشت کے لحاظ سے تھوڑے اور غریب ہیں۔ پر دل کے امیر اور غیور اور غنی ہیں۔

مسیحیوں کی تیاری

جن مسیحیوں نے آریہ صاحبان کی یہ باتیں سنیں انہوں نے باقیوں کے ساتھ ذکر کیا سب نے منظور اور پسند کیا کہ جو کچھ ہو سکتا ہے کریں۔ بلکہ جو ہمارے لئے مشکل ہوتا ہے۔ اس کو بھی اُٹھانے کی ہمت اور کوشش کریں۔ سب نے منشی فضل خاں صاحب مدرس مشن سکول کلاس والا کے

ہاتھ میں انتظام سپرد کیا۔ منشی صاحب نے جو کچھ کر سکتے تھے سب کچھ کرنے سے کچھ فروگذاشت نہ کیا۔ بلکہ تن من سے اس کام کو مفید بنانے میں بہت محنت کوشش اور منت کو کام لائے۔ اور ڈپٹی جے۔ پی کیمبل صاحب مشنری پسرور اور پادری جمیل الدین صاحب پاسٹر پسرور ضلع سیالکوٹ اور منشی گگومل صاحب ہیڈ ماسٹر مشن مدارس علاقہ پسرور اور مولوی خدا بخش صاحب کے سامنے گذارش کی کہ ہم کو ایسے خادمان الدین بلا دیجئے جو علم الہیات کے اچھے واقف اور ماہر ہوں اور روحانی نعمتوں کا تجربہ اور احساس رکھتے ہوں۔ یہ سب صاحبان جو مذہبی کاموں میں بہت شوقین اور دلچسپی رکھتے ہیں۔ پادری جوالا سنگھ صاحب پروفیسر تھیولاجیکل سیمنری بریلی جو علم الہیات کے معلم اور علم فلاسفی اور منطق میں ماہر ہیں اور پادری جیون مل صاحب گوجرانوالہ جو ہمیشہ آریہ جلسوں میں مذہبی کام اور مباحثہ میں شریک ہونے کا تجربہ رکھتے ہیں اور پادری پرمانند صاحب نارووال جو بڑے بھاری مسیحی واعظ اور ہندو عقیدوں سے واقف ہیں۔ اور پادری ملوچند پال صاحب سرگودہا جو علم الہیات اور روحانی تجربہ کاری میں بہت سرگرم اور پنجاب کے مسیحیوں میں سربرآوردہ ہیں۔ اور پادری منگول مل صاحب سرگودہا جو مسیحی خدمات میں مشہور ہیں اور بندہ کو بھی بلایا۔ دیگر بہت سے علاقہ کے مسیحی اور پاسٹر صاحبان شریک جلسہ ہونے کے لئے تشریف لائے۔ سب کے سب ۱۰ مارچ کو آموجود ہوئے۔ کلاس والہ کے مسیحیوں کو دیکھکر بہت خوشی ہوئی۔ بشاش چہروں سے جاموں میں پھولے نہ سماتے تھے۔ خوب بھجن گیت اور زبور باجوں کے ساتھ گاتے تھے اور سرگرمی سے حمد الہی میں مصروف تھے۔ جلسہ کا خرچ سب مسیحیوں نے اٹھایا جو قریب ایک صد روپیہ سے کم نہ ہوگا۔ یہ رقم اگرچہ تھوڑے خاندانوں کے لئے ایک نابرداشت بوجھ ہو مگر ان کے شوق اور محبت اور مسیحی سرگرمی نے پرواہ تک نہ کی۔ بلکہ بڑے جوش سے کہتے تھے کہ ایسے جلسے نہایت فایدہ مند ہوتے ہیں۔ کیا اچھا ہو سال میں ایک یا دو دفعہ ہوا کرے جب انہوں نے دیکھا کہ شاید آریہ سماج کے جلسہ میں کافی وقت ہاتھ نہ آوے۔ اسی جلسہ کے عین بعد یعنے ۱۱ اور ۱۲ مارچ کو پسرور میں ذیل کے پروگرام سے ایک جلسہ کے منعقد ہونے کا اشتہار طبع کرکے فوراً دیدیا۔ اور ہر ایک مذہب کو رفع شکوک کے لئے اجازت دی اور وقت ٹھہرایا۔

۱۱ مارچ منگل صبح

۸½-۹ بجے تک حمد الہی۔ ۹-۱۰ بجے تک لیکچر گناہ کی ماہیت ۱۱-۱۲ بجے تک مباحثہ۔

بعد دوپہر

۲-۲½ بجے تک حمد الہی۔ ۲½-۳ بجے تک لیکچر کفارہ کی ضرورت ۴½-۵ بجے تک مباحثہ۔

اسی طریق پر دو مضمون نجات مسیح سے ہے۔ اور خدا کا مجسم ہونا۔ ۱۲ مارچ بدھوار کو۔ اس جلسہ میں منشی گگومل صاحب اور پادری جمیل الدین صاحب اور پادری کیمبل صاحب نے بہت محنت اور مشقت سے جلسہ کا اہتمام کیا۔ لوگوں کے اس قدر نشست کا بندوبست کیا کہ کئی ہزار کی گنجائش تھی۔ خاص پسرور کے حکام اور افسر امرا اور روسا اور اہل پسرور اور اس کے گرد نواح کے ہندو مسلمان اور مسیحی بہت سے تشریف آور ہوئے سب نے امن سے فایدہ اٹھایا۔

آریہ سماج کی تیاری

موضع کلاس والہ میں چند خاندان ہی آریہ سماجی ہیں۔ ساری حاضری بمعہ ہندو مسلمان دو تین صد کے قریب ہو جاتی تھی۔ مستورات بھی حاضر جلسہ ہوتی تھیں۔ ان کی نشست و برخاست سے معلوم ہوتا تھا کہ بھتی کچھ نہیں امید ہے کہ کوشش سے ہو جائیگا۔ پنڈال کی جگہ بہت اشیا سے آراستہ کرنے کی کوشش کی ہوئی تھی۔ زیادہ تر فرش نشینی کا انتظام تھا۔ جگہ بالکل تنگ اور صرف ایک کھڈے کے تھی۔ اردگرد دیواریں اور مکانات پرانے اور شکستہ تھے ہمیشہ خطرہ تھا کہ ہجوم کے سبب جو مکانات یا دیواروں پر بیٹھے ہیں مکانات گر نہ جاویں۔ غرضیکہ جگہ بالکل تنگ اور نامعقول۔ اور تنگ اور بے موقعہ اور ناہموار تھی۔ باہر سے چھ سات پنڈت صاحبان بلائے ہوئے تھے۔ جو باری باری ایک ایک سبق پر لیکچر دیتے تھے۔ دو تین والنٹیر بھی تھے جو انتظام کے کام سے بالکل ناواقف تھے۔ پولیس کا انتظام بھی تھا مباحثہ کے پہلے دن اور پہلے وقت ہندو مسلمانوں کا اس قدر ہجوم ہوا کہ سمائی جگہ کی قلت سے ناممکن تھی۔ جن کو جگہ مل گئی ان کو غنیمت تھی باقی کف تاسف ملتے رہ گئے۔ لوگوں کے ہجوم کو پولیس بھی نہ روک سکی۔ پنڈال کے قریب ایک کہنہ دیوار تھی ایک معتبر آدمی سے معلوم ہوا۔ کہ ایک ہندو جو باہر نکلنا چاہتا تھا۔ اور نکلنا دشوار تھا۔ جھوٹ پکار اٹھا کہ ساتھ والی دیوار گرنے لگی ہے سب کو جو دیوار کے نزدیک تھے۔ جان بچانے کا فکر ہوا اور ساری جماعت درہم برہم اور گڑبڑ ہوگئی۔ اگرچہ اس حالت سے پہلے پریذیڈنٹ صاحب کو صاف صاف کہا گیا تھا کہ جگہ تنگ لوگوں کو جیسا مقصود ہے۔ فایدہ نہ ہوگا۔ باہر بندوبست کیا جاوے پریذیڈنٹ صاحب نے بہت پرواہ نہ کی صرف اتنا کہہ کر کافی ہے۔ بس کر دیا کہ اب کچھ نہیں ہو سکتا۔ غرضیکہ بہت بدمزگی بے آرامی اور گڑبڑ اور ضایع وقتی ہوئی ایک مباحثہ کا وقت جاتا رہا۔ اس گڑبڑ کے بعد پریذیڈنٹ صاحب نے نوٹس دیا کہ اگلے مباحثہ کے لئے جو احمدی صاحبان سے تھا باہر کھلی جگہ بندوبست کیا جاویگا۔ صبح احمدی صاحبان تو اسی جگہ انتظاری کرتے رہے۔ اور آریہ سماجی اپنے پرانے پنڈال میں منعقد ہوئے آخر بہت انتظاری کے بعد کہ احمدی صاحبان نہیں آئے شاید آنے سے رہ گئے۔ ایک رقعہ ان کی طرف لکھا گیا کہ آ جائے تو تشریف لائے۔ وہ رقعہ پاتے ہی پرانے پنڈال میں آگئے اور غیر حاضری کا عذر بیان کیا کہ ہم آپ کے اعلان کے موافق باہر انتظاری کر رہے تھے۔ خیر تھوڑا وقت ضایع ہونے کے بعد مباحثہ شروع ہو گیا۔ ہجوم ایسا نہ تھا جیسا کہ پہلے وقت پادری جوالا سنگھ صاحب کے وقت تھا۔

آریوں کے اپنے لیکچر جو مختلف مضامین ہر روز باری باری ہوتے تھے دلیل اور مضبوطی سے خالی تھے۔ موقع نہیں کہ ہر ایک کا خاص بیان کروں تو بھی مشتے نمونہ از خروارے

کی نسل ایک بیان سنتا ہوں لیکچر میں ایک پنڈت صاحب بیان کر رہے تھے۔ کہ ہم سب ایک ہی آریہ نسل سے ہیں۔ ثبوت یہ تھا۔ مسلمان مانتے ہیں کہ سب آدم کی اولاد سے ہیں اور آدم مسلمان تھا۔ مسلمان وہ ہے جو قرآن اور محمد صاحب اور خدا کو مانے جبکہ آدم کے وقت نہ قرآن تھا اور نہ محمد صاحب تھے۔ تو آدم مسلمان کیونکر ہوا۔ اس لئے آدم آریہ تھا۔ اسی طرح عیسائی مانتے ہیں ساری دنیا آدم سے ہے۔ اور عیسائی وہ ہے جو انجیل اور مسیح کو مانے۔ جبکہ آدم کے وقت نہ انجیل تھی اور نہ مسیح تھا تو آدم عیسائی کیونکر ہوا۔ اس لئے عیسائی ایمان اور عقیدے سے بھی آدم آریہ تھا۔ میرے خیال میں پنڈت صاحب نے فاش غلطی کی۔ عیسائی مانتے ہیں کہ آدم کے وقت مسیح تھا اور جو نجات کی خبر اس کی گنہگاری کے وقت اس کو دی گئی۔ وہ انجیل یعنے خوشخبری تھی میں بتلا سکتا ہوں کہ سارے لیکچر ایسے بیہودہ بیانات اور دلائل سے لبریز تھے۔ ہاں سوامی دیانند کی بہت تعریف کرتے تھے۔ آریہ سماج کے لیکچرار سوائے مذہبی واقفیت جو ستیارتھ پرکاش میں ہے نہ کہ ویدوں میں؟ وہ بھی بالائی بالائی کے اور کچھ نہ جانتے تھے۔ اگرچہ فلاسفی اور منطق کے استعمال کا موقعہ آیا اور بہت ہاتھ پاؤں مارا نتیجہ صفر اور کچھ نہ بن سکا۔　　راقم خوشابیہ

میاں بیوی کا دینی مناظرہ

گزشتہ سے پیوستہ

مسٹر وائنڈ ہیڈ۔ اگر ہم دونوں آپ کی کلیسیا میں سے نہایت ہی وینداروں تھے تو خدا باقیوں پر رحم کرے۔ سچ تو یہ ہے کہ چالیس سال سے ہم مسیحی تھے۔ مگر ہمیں نجات نہ ملی تھی۔ ہم نے تب روحانیت سالہا سال ہوئے۔ آپ کی اس تعلیم سے کھو دی کہ گناہ تو تم کرتے ہی رہو گے"! لیکن اب ہم گناہ سے بچ گئے ہیں اور خدا کی طاقت سے یسوع مسیح کے ظہور کے وقت کے لئے بالکل تیار ہیں۔ ہماری صرف یہ خواہش ہے کہ آپ بھی اس سچائی اور کامل نجات کی برکتوں کی خوشی کو سمجھ سکیں۔

مسٹر نودل۔ آپ کے ساتھ بات کرنے کا کچھ فائدہ ہی نہیں۔ گڈ بائی۔

مسز وائنڈ ہیڈ۔ گڈبائی۔ میں آپ کو دعا میں ہمیشہ یاد کیا کرونگا۔ اور مجھے یقین ہے کہ آپ سچائی کی مخالفت پر قائم رہ کر اپنی روح کو برباد نہ کرو گے۔

بیوی۔ ایسی ایسی افسوسناک حالتوں کا ہمیں سامنا کرنا پڑتا ہے۔ لیکن جیسے تک ممکن ہوا امید ہے ہم اُس کے لئے دعا کرنے سے باز نہ آئینگے۔ بہت افسوس ہے کہ ایسے ایسے خواندہ آدمی روحانی طور پر اندھے ہیں۔

میاں۔ عزیزہ آپ کو معلوم ہے کہ میں بھی اس سچائی کی نسبت کیسا اندھا تھا اور خود غرض لیکن خدا نے تمہاری دعاؤں کو سُن لیا اور مجھے سمجھا لیا۔ ہمیں بھی نیکی کرنے میں پست ہمت نہ ہونا چاہئے۔ میں کچھ اور آپ کو بتانا چاہتا ہوں۔

بیوی۔ کیا ہے۔ کیا کوئی بڑی ضروری بات ہے؟

میاں۔ کسی طرح سے میرے دل میں مسٹر سمتھ کے لئے جس سے میں نفرت کرتا تھا۔ از حد محبت پیدا ہو گئی ہے۔

بیوی۔ یسوع نے بھی فرمایا ہے۔ کہ تم اپنے دشمنوں کو پیار کرو۔

میاں۔ یقیناً خداوند نے میرے دل سے کینہ اور بُغض کو نکالدیا ہے۔ اور محبت پیدا کر دی ہے اور میں کیسا ہی خوش ہوں۔ میرے دل میں آتا ہے کہ مجھے اپنی پچھلی غلطیوں بالکل صفائی کرنی چاہئے۔ میرا ارادہ ہے کہ جس قدر جلدی ہو سکے میں بیوہ پرکن کے پاس جا کر اس غلطی کا اقرار کروں جو میں نے اُس کی گائے کے بارے میں کی تھی۔ اور تیس روپے جو میں نے اس کے مارے تھے واپس دیدوں اور چاہتا ہوں کہ کچھ سود ساتھ اور کچھ بھی اُسکو اس کی تکلیف کے عوض میں دیدوں۔

بیوی۔ مجھے یقین ہے۔ کہ وہ یہ پسند کرے گی۔ اور خداوند بھی خوش ہوگا۔

میاں۔ بیہودہ آدمی ہے جس نے کھیت کا ٹھیکہ لیا تھا لیکن میں نے اس کا ٹھیکہ بڑھا دیا تھا۔ میں سوچتا ہوں کہ اُس کے پاس جا کر اپنے قصور کا اقرار کروں گا اور موجودہ جو کی فصل مفت ہی اُس کو دیدوں گا۔ اور اس سے اس کا نقصان پورا ہو جائے گا۔

یہ عجیب ہو کہ میں فرقہ بندی کی قید سے بالکل آزاد ہو گیا ہوں بالکل بہشت کا ہی سماں ہے۔

بیوی۔ اس جگہ کا بیان ہم اپنی زبانوں سے نہیں کر سکتے۔ جوں جوں ہم خدا کی نزدیکی میں آتے جاتے ہیں توں توں بہشت کا جلال ہماری آنکھوں میں زیادہ اور زیادہ بڑھتا جاتا ہے۔ ہم روح میں گرم رہینگے۔ ہم نت دعا میں لگے رہینگے ہم صرف خدا کے لئے جئینگے اور گناہ اور دنیا پر پاک طریق سے فتح پر فتح حاصل کرتے جائینگے۔ اور کسی دن ہاں کسی مبارک دن کو یہ مٹی کا گھر گر جائیگا اور فرشتے ہمیں ہمارے خوش اور ہمیشگی کے گھر میں لیجائینگے۔

میاں۔ وہاں ہم اپنے عزیز خداوند اور چرچ آف گاڈ کے تمام خریدے ہوؤں کے ساتھ ہمیشہ تک رہینگے۔ تمام شد۔

روح القدس کی تلطری ڈوری

گزشتہ سے پیوستہ

اگر کوئی شخص روح کے حاصل کرنے کے بعد بھی خودی کے بس میں رہتا ہے تو یہ اسکے اپنے تئیں پورے طور سے روح کے حوالہ نہ کرنے اور روح کی بھرپوری کی کمی کا کافی ثبوت ہے وہ جو خودی کی زندگی کی پہلی طاقت اور اُس کی غذا سے جسم اور جسمانیت کو جانتا اور دیکھتا ہو کہ وہ روح کو رنجیدہ کرتی اور بجھاتی اور اُس کے تمام پھلوں کو برباد کرتی اور روح کی زندگی میں داخل ہونے کی کوشش کی بڑی سختی سے مخالفت کرتی ہو۔ ایسے شخص کے لئے روح کی بھرپوری میں ناکامیاب ہونے کی وجہ تلاش کرنے کی ضرورت نہیں ہے مشکل یہ نہیں ہو کہ روح داخل نہیں ہوئی۔ بلکہ ہم نے اپنے تئیں روح کے حوالہ نہیں کیا ہوا ہے ہم وہ بھرپوری جسکے خواہشمند ہیں ابتک نہیں دیکھتے۔ علاج صاف بالکل اور صاف ہو یعنے ہم خودی کو زیادہ دیر تک مالک نہ بننے دیں بلکہ اپنے تئیں کل طور روح کے حوالہ کردیں کیونکہ "روح زندگی کی شریعت نے مسیح یسوع میں مجھے گناہ اور موت کی شریعت سے آزاد کردیا"۔ (باقی دارد) پادری ایمن پریم داس۔

مسٹر نودل۔ [illegible] اس بات سے نکال دیا گیا ہے۔ مسٹر وائنڈ ہیڈ۔ [illegible]





مضامین

خیال اور صحت

کچھ عرصہ ہوا کہ امریکہ کے ایک ہسپتال میں ایک پادری صاحب پہونچے۔ اس وقت وہ سخت بدحال تھے۔ اور کچھ اچنبھا بھی ان کے لئے محال ہو رہا تھا۔ جب ڈاکٹر نے اُن کا حال پوچھا تو اُنہوں نے تبلایا کہ مصنوعی دانت لگایا کرتا تھا۔ اور کل رات وہ دانت معدے کے اندر چلے گئے۔ اور میرے معدے میں سخت تکلیف ہو رہی ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا پادری صاحب یہ بات ناممکن معلوم ہوتی ہے۔ آپ مطلق فکر نہ کریں۔ لیکن پادری صاحب برابر ہائے ہائے کرتے رہے۔ ڈاکٹر صاحب نے انہیں چارپائی پر لٹا دیا۔ اتنے میں ایک تار پہونچا جو پادری صاحب کی بیوی کا تھا اس میں لکھا تھا کہ مصنوعی دانت بستر میں سے ملگئے ہیں۔ اب کیا تھا بالکل نقشہ ہی بدل گیا۔ پادری صاحب جنہوں نے چلا چلا کر سارا ہسپتال سر پر اٹھا لیا تھا۔ اور جنہیں ڈولی میں ڈال کر ہسپتال میں لائے تھے۔ جن کے معدے میں سخت تکلیف محسوس ہوتی تھی۔ اب خود اُٹھ کھڑے ہوے۔ اور اپنی پوشاک پہنی۔ اور ڈاکٹر صاحب کی تکلیف فرمائی کا شکریہ ادا کرکے ریل پر سوار ہو کر گھر پہونچ گئے۔ جبتک پادری صاحب کو یہ خیال رہا کہ دانت ان کے معدے کے اندر چلے گئے ہیں۔ تب تک برابر آہ و زاری کرتے رہے اور ڈاکٹر کی نصیحت بھی کچھ کارگر نہ ہوئی اور وہ اپنی مصیبت کو حقیقی سمجھتے رہے۔ گو وہ بالکل فرضی تھی۔ لیکن جونہی معلوم ہوا کہ دانت ملگئے۔ سارا دُکھ دور ہو گیا۔

باقی دارد

شعر و سخن

غزل

مصنفہ جناب شاعر نکتہ سنج منشی الیاس داس صاحب رسا دام اقبالہ

ڈھونڈنے آپ کو جاؤں گی میں جوگن بنکر
در بدر خاک اُڑاؤنگی بروگن بنکر

خاک پا میرے مسیحا کی مری آنکھوں میں
کاش کاجل سے سماجاتی وہ انجن بنکر

کوئی للہ بتاؤ مرے پیارے کا لحد
پھول مرقد پہ چڑھاؤنگی مالن بنکر

سخت مشکل ہے کہ کمبخت یہ مشکل کی گھڑی
کاٹے کھاتی ہے مجھے ہائے یہ ڈائن بنکر

حیف ہے میرے مسیحا سے محبت مجھکو
دہر میں کیوں نہ رہوں پھر میں سہاگن بنکر

پھول سے چہرے کا جب دل میں کھنچا ہو نقشہ
پھر میں کیونکر نہ رہوں خلد کا گلشن بنکر

آج بے طرح تری یاد مسیحا یا ہے
دلکو بے چین کئے دیتی ہو دشمن بنکر

تلخئے موت سہی میری بدولت تونے
ہائے میں کس لئے پیدا ہوئی پاپن بنکر

ایک مدت سے رسا آپکی میں طالب ہوں
ڈھونڈتی پھرتی ہوں اس واسطے جوگن بنکر

راقم

الیاس داس رسا۔ بریلوی۔

انتخاب الاخبار

کتوں کے متعلق مفید اور دلچسپ معلومات

جس حد تک اپنے ... کے ساتھ وفاداری کرنے کا وصف کتے میں پایا جاتا ہے۔ شاید حضرت انسان میں بھی نہ ملتا ہو۔ اس شریف جانور کی نسبتاً مختصر زندگی کا مقصد اعلیٰ یہی ہے۔ کہ خود معاش پیدا کرے اور دوسروں کو پیدا کرنے میں مدد دے۔ اس امر کا پورا ثبوت ملتا ہے۔ کہ یہ محض ایک اضطراری یعنے خود متحرک وصف نہیں ہے۔ بلکہ حسب ضرورت مختلف درجوں میں ظاہر ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی جیسا کہ فیلڈ میں ایک مضمون نگار بتاتا ہے۔ یہ بھی ظاہر ہے کہ یہ محض تادیب و تربیت سے پیدا نہیں ہوتا۔ کیونکہ یہ ثابت کرنے کے لئے کہ یہ وصف غور و فکر کا نتیجہ ہے یہ بتا دینا کافی ہوگا کہ اگر آقا اپنا بیرونی لباس اُتار کر رکھدے تو کتا اس کی نگرانی کا کام بڑی مستعدی سے خود بخود اپنے ذمہ لے لیتا ہے۔ وہی راقم مضمون لکھتا ہے۔ کہ کتوں کی قوت متخیلہ کا اندازہ لگانے سے ہم لوگ بھی قاصر ہیں۔ جو اُن کی صحبت میں اپنی زندگی کا کافی حصہ گذارتے ہیں۔ ہمارے اس ہوشیار دوست (کتا) نے جو کار ہائے نمایاں کئے ہیں۔ اُن کا مطالعہ کرنے سے بھی معاملہ پر ٹھیک روشنی نہیں پڑتی۔ بلکہ اس مضمون پر جو ہمارے پہلے خیالات ہیں وہ بھی پیچیدہ ہو جاتے ہیں۔ اور ہمیں نئی نئی باتیں سوجھتی ہیں۔ اور ہمارے دل میں صرف یہی سوالات ہی پیدا ہوتے ہیں۔ کہ کتے خیال کرتے ہیں۔ یا آیا وہ سوچ سمجھ سکتے ہیں۔ بلکہ یہ بھی کیا کتے رنگوں کو تمیز کرتے ہیں یا نہیں؟

کھیتوں کے کتوں کا بیان دیتے ہوئے چرواہوں کے کتوں کا بھی ذکر ہونا چاہئے۔ جو صرف بھیڑوں کی نگرانی کے لئے رکھے جاتے ہیں۔ اس فن میں جب کتے سدھ جاتے ہیں

توتن سے ایسی چالاکی اور ہوشیاری ظاہر ہوتی ہے کہ دیکھنے والے دنگ رہ جاتے ہیں جس شخص نے گڈریے کے کتے کو اکیلا بھیڑوں کی نگرانی کرتے دیکھا ہے۔ وہ سمجھ سکتا ہے کہ یہ قول اضطراری جائز نہیں ہیں۔

کتوں کی بہت سی کہانیاں تو جبلی کے ننکار کی کہانیوں کی طرح ہیں۔ اور انہیں پوری طرح نمک مرچ لگانے کی ضرورت ہے اس ذیل میں اگر ایک کہانی جو دو سال ہوئے اخباروں میں بھی نکل چکی ہے درج کر دی جائے تو چنداں کوئی مضائقہ نہ ہوگا اور وہ یہ ہے۔

ایک کتا جو بھیڑوں کی نگرانی کیا کرتا تھا جب تک اسکے سامنے دو بھیڑیں نہ کی جاتی وہ بھیڑیوں کے لئے مناسب بچاؤ کی جگہ نہیں ٹھہرا سکتا تھا لیکن ان لوگوں کیلئے جو کتوں کے کرتوتوں پر غور و خوض کرنا چاہتے ہیں۔ مندرجہ ذیل کہانیاں عمدہ سرمایہ بہم پہونچائینگی۔ بہر حال یہ سوال پوچھا جا سکتا ہے۔ کہ آیا کتے تعداد کو گن سکتے ہیں پہلی مثال کا ہیرو ایک چھوٹے سے کسان کے گھر میں رہتا تھا اور دن میں روزمرہ چرتے ہوئے ساتھیوں میں سے تین دودھ دینے والی گایاں لانے کی خدمت انجام دیا کرتا تھا۔ کتا انہیں یوں گھر پہنچانے اور گھر لانے میں کبھی ناکامیاب نہ ہوا لیکن ایک روز ایک گائے کو گھر میں ٹھہرا لیا گیا اور باقی دو کو حسب معمول چرنے کے لئے بھیجا گیا۔ کتا اپنے معمولی فرائض کو انجام دینے کیلئے گیا لیکن گو اسے معمول سے زیادہ دیر لگی۔ تاہم وہ تین کی تعداد پوری کر کے لایا۔ اس کا انتخاب دو گائیوں اور ایک سانڈھ پر مشتمل تھا

عجیب خصوصیات

اس کہانی سے صاف ظاہر ہے کہ کتے تعداد کو پہچان سکتے ہیں اور آئندہ واقعہ کے پڑھنے سے یہ بھی قیاس کیا جا سکیگا کہ کتے رنگوں میں بھی تمیز کرتے ہیں۔ ایک کتا تھا جس کے فرائض بالکل ایسے کتے کی طرح ہی تھے۔ فرق صرف یہ تھا کہ وہ تین گائیوں کی بجائے دو کو لایا کرتا تھا۔ گائیوں کے رنگ مختلف تھے۔ لیکن ایک گائے سفید و سیاہی مائل بھورے رنگ کی تھی۔ کتا انہیں کام میں خوب مشتاق ہو گیا تھا لیکن ایک دن اسے بھی پہلے کی طرح ایک مائیکل معمہ پیش آیا۔ بھورے رنگ کی گائے کو گھر میں رکھا گیا اور باقی تین کو چراگاہ میں بھیجا گیا۔ جب وہ وہ دن کا وقت آیا۔ کتے کو اپنے کام پر بھیجا گیا۔ اور اس نے کچھ زیادہ دیر نہیں لگائی۔ کیونکہ وہ اپنے ساتھ تینوں گایاں اور ایک بڑے بھورے رنگ کا سانڈھ لے آیا۔ نہ بہت سے کتوں میں اور خصوصاً ان میں جو کسانوں کے گھروں میں رہتے ہیں اور انگیٹھی کی آسائش بھی حاصل کرتے ہیں۔ ایک اور عجیب قابل ذکر خصوصیت یہ ہے کہ کہ وہ کسی حد تک گفتگو کا مطلب سمجھنے کی طاقت رکھتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی ان میں ایک اور صفت بھی پایا جاتا ہے یعنی وہ گفتگو کی خدمات کو خود بھی اس طرح محسوس کرتے ہیں کہ اپنے چہرے کی وضع کو بدل کر اپنے کانوں اور دم وغیرہ کو ہلا کر سرتاپا اس کی تصویر دکھا دیتے ہیں۔

خصوصاً اس خوشی اور افسوس یا غم اور انتظار کی حالتیں صاف صاف عیاں ہو جاتی ہیں۔ نامہ نگار عام۔

جادوگر ونکو سزا

ڈپٹی مجسٹریٹ نگپور نے مسٹر اور مسز سنڈ کو جو جادوگری کی زندگی گزارتے ہیں ناجائز معاش اور لوگوں کو دھوکا دینے کے باعث بالترتیب چھ ۶ ماہ کے لئے قید میں رہنے کا حکم صادر فرمایا۔ دیکھیں جیل خانہ میں بھی جادوگری چلتی ہے یا نہیں۔

اس قسم کے جادوگر اکثر شہروں میں نمودار ہیں۔ کاش پولیس ان کے ہتھکنڈوں سے بیدار ہو کر ان کی مزاج پرسی کرے۔

قانون سازش کی اصلاح

ہندوستان کے قانون سازش کی اصلاح اور مضبوطی کے لئے ایک مسودہ قانون کونسل آئین ہند میں پیش کیا گیا۔ مجرمانہ سازش یعنی جرائم میں شامل کرینگے۔ تعزیرات ہند کی دفعات کو انگلش قانون کی مطابقت دینگے۔ تعزیرات ہند کی دفعات میں بمقابلہ انگلش لا کے بہت اختلاف اور نرمی ہے۔ اس کو رفع کرینگے۔ پردے قانون انگریزی کے صرف خلاف آئین مطلب اور مستلزم جرم سازش کیلئے کافی ہے۔ عام اس سے وہ مقصد واحد کی تعمیل ہو گئی ہو یا نہیں۔ تعزیرات ہند میں اس کا جواب دفعہ ۱۲۱ (الف) ہے۔ یہاں بھی کسی ناجائز اور خلاف آئین فعل کے ارتکاب کی قید ضروری نہیں ہے۔ لیکن اس جرم سے مراد صرف یہ ہے۔ کہ شہنشاہ معظم کو حکومت سے بے دخل کرنے کی یا ان کی گورنمنٹ کو تخویف کے لئے سازش کی گئی ہو۔ لیکن خطرناک سازشوں کے اور بھی رستے کھلے ہوئے ہیں۔ اور اس لحاظ سے موجودہ قانون کو انگلستان کے قانون کی سطروں پر لانا ضروری سمجھا گیا ہے۔

رسید زر سنہ ۱۹۱۳ء

پادری ایچ سی دہلی عہ کاپی عہ بابو حاکم علی عہ مسٹر دینو عہ مسی جارج عہ پادری قاسم علی عہ کاپی للعہ پادری میکن ٹرش عہ مسٹر اے مسیح عہ پادری عہ پادری رام دین عہ مس عنایت عہ پادری فرانسس عہ مسٹر سالومن عہ پادری جی ولسن عہ مسٹر شیر شاہ عہ ڈاکٹر رام ابی بی عہ مسٹر ابرہیم جیکب عہ پادری اے ٹی ملکر عہ مسٹر حمید الدین عہ پادری سوائی رام عہ مسٹر آر حاکم رائے عہ پادری ملوچند پال عہ مسٹر پال عہ مسٹر داؤد جوزف عہ بابو ڈاکٹر براؤن عہ کاپی عہ



حالات جاپان اُردو	۳/ و ۸/
شریف بیبیاں	۳/ و ۶/
چندر ریلا سادھنی ″ ۲/ و ۶/ گورمکھی	۲/
رشیوں کا آبائی وطن	۲/
آواگون یا آیندہ زندگی	۲/
تناسخ کا کھنڈن	۲/
سیر ہند	۶/
بچوں کی پرورش	۱/
لیبوریٹری میتھڈ	۱/
وکیل کی سرگذشت رومن اُردو	۶/
دو سوال (ماتنگ تعلیم کا رد از رونے فلاسفی)	۳/
سورج پرکاش ۴/ و ۶/ مجلد	۱۲/
ملکہ استر کا احوال با تصویر ولایتی	۶/
ملکہ روت کا احوال ″	۶/
موسیٰ کا احوال ″	۶/
وشنو کے دس اوتار	۲/
ویدک تصنیفات	۱/
اصلاح تمدن	۵/
اصلاح زراعت	۱/
صنعت و دستکاری	۲/
ویدوں کی قربانیاں اور چڑھاوے	۳ پائی
ویدوں کی دیوتا پرستی	″
ویدوں کی ازلیت	۶ پائی
پرستش حیوانات	۳ پائی
تیرتھ	۶ پائی

اہل ہنود کے تیوہار	۶ پائی
تاریخ مذہب	۸/
تاریخ روم	۸/
تاریخ مصر	۸/
تاریخ یونان	۸/
مرقع روس	۸/
قدیم مسیحیوں کے حالات	۲/
حیات پولوس	۴/
حیات داؤد	۸/
راہ زندگی	۱۲/
موازنہ مذاہب رومن	۸/
گنجینہ اسلام رومن	۸/
رامپال سنگھ رومن اُردو	۸/
تلاش حق اردو و رومن اُردو ۳/ و	۶/
دولت لازوال اُردو ۳/ - ۵/ -	۸/
رومن اُردو ۸/ +	
عزت بے مثال اُردو ۳/ - ۵/ -	۸/
رومن اُردو ۸/ +	
اصلاح اخلاق	۴/
ہند کی افلاس کا انسداد	۱/
شادی کی بابت خیالات	۱/
سچی اور جھوٹی خیرات	۳ پائی
صفائی کی ضرورت	۳ پائی
دعوتِ اسلام	۶ پائی
مسیح کا نمونہ	۸/

طریق دعا	۴/
مسیح کے خاص دوست	۸/
کشف الحقائق	۸/
بے گناہ نبی	۳ پائی
فارقلیط	۳ پائی
حضرت اسحٰق و اسمٰعیل	۳ پائی
حضرت محمد	۳ پائی
انجیل شریف کی صحت و درستی	۳ پائی
اسمار الٰہی	۳ پائی
خدا کے دس حکم	۳ پائی
مسیح کے حق میں پیشینگوئیاں	۳ پائی
مسیح یا محمد	۳ پائی
نماز	۳ پائی
قران	۳ پائی
سچا اسلام	۳ پائی
یسوع مسیح	″
یسوع مسیح کی موت اور جی اٹھنا	۳ پائی
سورہ فاتحہ	۳ پائی
ہمارا شافع کون ہے	۳ پائی
خدا ہمارا باپ	۳ پائی
کیا انجیل منسوخ ہو گئی	۳ پائی
انصاف کا دن	۳ پائی
فہرست قرآن رومن اُردو فی جلد	۶/
لفظ دیو کی دیانندی تفسیر۔ گوید میں سے بزبان انگریزی مصنفہ ڈاکٹر ایچ۔ڈی گریسولڈ	۲/

پتہ کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ایم ویری
صاحب آنریری سکریٹری سی۔ایل۔ایس بذریعہ وی۔پی +

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

اصل عرق کافور

ہیضہ گرمی کا موسم آیا جہاں تہاں ہیضہ کا آنا بھی ممکن ہے اس سے بچنے کا آسان طریقہ ڈاکٹر ایس کے برمن کا اصل عرق کافور ہے یہہ دوا ۲۵ برس سے تمام ہندوستان میں جاری ہے یہہ عرق گرمی کے دست پیٹ کا درد وغیرہ کے لئے اکسیر کا اثر رکھتا ہے ہمیشہ ایک شیشی اپنے پاس رکھو قیمت فی شیشی ۴ محصولڈاک ۴ تک ۵ر

عرق پودینہ

ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہہ عرق بنا ہے اس کا رنگ پتی کے رنگ کا سا ہے اور خوشبو بھی تازی پتیوں کی سی آتی ہے یہہ عرق ڈاکٹروں کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے ریاح کے لئے بہت مفید ہے پیٹ پھولنا ڈکار کا آنا پیٹ میں درد بدہضمی متلی اشتہا وغیرہ ریاح کی علامات دور ہو جاتی ہیں قیمت فی شیشی ۸ محصول ۵ر +

ڈاکٹر ایس کے برمن ۵ و ۶ تارا چند دت سٹریٹ کلکتہ

پریسبیٹیرین بیواؤں و یتیموں کا فنڈ

یہہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے۔ اور بچے بھی جیکدے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں۔ ۱۰ برس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے گرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپیہ چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھا لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آ چکے ہیں جس حساب سے اب بنک میں ۴۳ ہزار روپیہ نقد موجود ہے۔ ہر ایک مسیحی مرد و عورت اس کا ممبر ہو سکتا ہے۔ اور نئے پراسپیکٹس (اُردو و انگریزی) منیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے لوکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

مخزن مسیحی

یہہ رسالہ ہر ماہ پہلی اور پندرہ تاریخ بزبان انگریزی اور رومن اُردو میں الہ آباد سے شائع ہوتا ہے اس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچن اینڈیور کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شائع ہوتے ہیں +

چندہ سالانہ بموجب تنخواہ خریداران کے ۱۲ سے لے کر دو روپیہ تک ہے نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور ہسوا یو۔ پی سے طلب کر سکتے ہیں +

تواریخ کلیسیا

یہہ کتاب رومن اردو میں چھپ کر تیار ہو گئی ہے اس میں کلیسیا کے حالات مختصر طور پر شروع سے آجتک ہیں۔ قیمت ۸ و ۴ +

باغ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

یہہ ایک سہ ماہی پیارا رسالہ انگریزی اور فارسی اردو میں موٹے چکنے کاغذ پر چھپتا ہے اس میں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ ایک روپیہ ہے۔ اگر چھ یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں تو فی کاپی بارہ آنہ چارج کیا جاتا ہے درخواستیں کثرت سے آ رہی ہیں۔ اور زیادہ کی بھی ضرورت ہے۔ یہہ خاصکر ہندوستانی مستورات کے لئے مخصوص ہے قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی۔ نمونہ چار آنہ کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے۔ باغ دل کے چار دل نمبر (سنہ ۱۹۱۲ کے) ۱۲ فی نمبر لیا جاتا ہے +

درخواستیں بنام پادری ای۔ ایم ویری ڈی ڈی آنریری سکرٹری سی۔ ایل۔ ایس لودیانہ پنجاب آنی چاہئیں

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک ... ۱۲
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصولڈاک پیشگی ... ۲
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصولڈاک مابعد ... ۲۸
غیر ممالک سے معہ محصولڈاک ... ۳۸
قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائے گی +

شرح اُجرت اشتہارات۔

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
چوتھائی کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	۱۰ر

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں +

اطلاع ضروری (۱) نامہ نگاروں کو چاہئے کہ نہایت خوشخط اور صرف ایک طرف کاغذ پر مضمون لکھا کریں (۲) نامنظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جاتے (۳) خط و کتابت کیلئے ٹکٹ بھیجنے چاہئیں ورنہ جواب نہیں دیا جا سکتا (۴) جو نامہ نگار مہینے میں کم از کم ایک مضمون نہ لکھے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جاویگا۔ (۵) بعض نامہ نگار خطوط و سفرنامہ بھیجدیتے ہیں جس کو بڑی دقت ہوتی ہے چاہئے کہ دونوں قسم کے مضامین علیحدہ علیحدہ کاغذ پر بھیجیں (۶) مضمون لکھتے وقت صفحہ کے ختم ہونے پر اکثر صاحبان حاشیہ پر اور نیچے بہت سا مضمون لکھدیتے ہیں جسکے پڑھنے کی دقت ہوتی ہے مضمون صفحہ وار ہونا ضروری ہے + ایڈیٹر +

سی پی ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

شرح خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صرف ۸ اگر دو طالبعلم ایک ہی خاندان کے ہوں ۱۴ یا زیادہ علاوہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا گرو ڈول و کریم وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر طیار ہوتا ہے قیمت رکشا ۸ سے ۱۰ گرو ڈول لد +

مزید دریافت حال کے لئے منیجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں +

(پادری جے۔ ڈی۔ بیلز صاحب۔ پبلشر۔ ایڈیٹر و مینجر نورافشاں کے لئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام داؤد کی بارلنڈ چھپا)